SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 20 Monday 20th January 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۰ ، مورخہ ۲۰ ، جنوری ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۱۹ رجب المرجب ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات : ۴

مجھے جان بوجھ کر نشانہ بنایا جارہا ہے، لیکن میں ابھیمنیو نہیں، ارجن ہوں: دھننجے منڈے

سنتوش دیش مکھ کے قاتلوں کو پھانسی پر لٹکایا جائے / منڈے کا مطالبہ، کیا بیڑ کا مطلب بہار اور پرلی کا مطلب طالبان ہے-؟

ممبئی 19 / جنوری (عزیز اعجاز) جب سے میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شامل ہوا ہوں، اجیت دادا کے ہر فیصلے میں ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوں۔ پارٹی کے برے وقت میں، پورا مہاراشٹر مختلف مظاہروں، مارچوں وغیرہ کی لپیٹ میں تھا۔ لیکن اب مجھے جان بوجھ کر ضلع بیڑ میں ایک قتل کیس میں نشانہ بنایا جارہا ہے۔ مجھے اس سے بھی زیادہ دکھ اس بات پر ہوتا ہے کہ مجھے مہاوکاس اگھاڑی کے رہنما نشانہ بنارہے ہیں۔ پارٹی کے کچھ لوگ دادا کو غلط معلومات دے کر گمراہ بھی کررہے ہیں۔ تاہم، میرے کردار اور حقائق سے آگاہ ہونے کے ناطے، دادا، ایک پارٹی کے طور پر، اس مشکل وقت میں بھی میرے ساتھ کھڑے ہیں۔ آج، چاہے کوئی مجھ پر کتنے ہی بے بنیاد الزامات لگائے، مجھے "ابھیمنیو" بنانے کی کوشش کرے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیونکہ میں ابھیمنیو نہیں ہوں، میں "ارجن ہوں"-! ریاستی وزیر دھننجے منڈے نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ اجیت دادا نے اب بیڑ ضلع کی سرپرستی سنبھال لی ہے۔ وہ شرڈی میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے زیر اہتمام نو سنکلپ کنونشن سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر میں ضلع بیڑ میں آنجہانی سنتوش دیشمکھ کا قتل انتہائی افسوسناک تھا۔ پہلے دن سے میری یہ واضح رائے ہے کہ سنتوش دیش مکھ کے قاتلوں کو پھانسی پر لٹکایا جانا چاہیے۔ ایک گھٹیا رویہ ہے، اس کا کوئی ذات یا مذہب نہیں ہے۔ جرم تاہم اس واقعے کی آڑ میں ایک برادری کو اس کی ذات کی وجہ سے جان بوجھ کر مجرم بنایا جارہا ہے۔ منڈے نے اجیت دادا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب سے آپ نے مہایوتی میں شمولیت اختیار کی ہے ہم آپ کے پورے سفر میں بطور رہنما آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حالانکہ کئی مواقع پر اجیت دادا کو ولن کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ 2014 سے 2019 تک اپوزیشن لیڈر رہے۔ پارٹی کے زوال کے دوران بھی ساتھ ڈٹے رہے۔ میں نے سماجی انصاف کے وزیر کی حیثیت سے اچھا کام کیا تھا اور اس دوران بہت سے انقلابی فیصلے لیے گئے، جیسے دیہاتوں اور بستیوں کے ذات پر مبنی ناموں کو تبدیل کرنا اور شوگر کین ورکرز ویلفیئر کارپوریشن کا قیام کے علاوہ آج میں وزیر زراعت ہوں جس نے ایک سال میں فصل بیمہ میں 11,000 کروڑ روپے حاصل کیے، لیکن اس پر بھی تنقید ہوئی۔ تاہم، دھننجے منڈے نے یہ بھی واضح کیا کہ جو لوگ انہیں بدنام کرتے ہیں، وہ اس بارے میں بات نہیں کررہے ہیں۔ میں لوک سبھا انتخابات کے دوران اپنی اتحاد پارٹیوں کے امیدواروں کی تشہیر کے لیے کئی جگہوں پر گیا۔ اس وقت بہت سے لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ بارامتی لوک سبھا انتخابات میں سنیترا پوار کے لیے مہم نہ چلائیں، ورنہ وہ بعد میں اسمبلی میں آپ کے لیے پریشانی کا باعث بنیں گی۔ لیکن میں بہرحال چلا گیا۔ اسمبلی انتخابات میں مجھے کئی لوگوں نے جان بوجھ کر نشانہ بنایا۔ میں اپنے حلقہ پرلی کے عوام کی مہربانی سے ایک لاکھ چالیس ہزار ووٹوں کے فرق سے منتخب ہوا، جس سے بہت سے لوگوں کے پیٹ میں درد ہوا۔ یہ بات بھی سامنے آئی کہ چونکہ میں تھانے میں پارٹی کے امیدوار کی تشہیر کرنے گیا تھا، وہاں کے لیڈر بیڑ آکر مجھے نشانہ بنارہے تھے۔ اسمبلی انتخابات کے دوران، میں صرف 5 / دن کے لیے پرلی میں کل وقتی رہا، باقی وقت میں نے پارٹی کے بہت سے امیدواروں کی تشہیر کے لیے ریلیاں اور میٹنگیں کیں۔

سید نجیب مولانا کا انتقال، نماز جنازہ میں ہزاروں کی شرکت

بیڑ (نمائندہ) بیڑ ضلع کی تبلیغی جماعت کے امیر (سربراہ) سید نجیب مولانا کا ہفتہ، 18 جنوری 2025 کو رات 9:30 بجے قلیل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر 75 برس تھی۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آج، اتوار کی صبح 11:30 بجے بندوسرا ندی کے قریب واقع اجتماع میدان میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس موقع پر مہاراشٹر ریاست کی تبلیغی جماعت کے امیر (امیر صاحب) حافظ منظور صاحب، مولانا محمود صاحب، مولانا لئیق صاحب، مولانا رئیس صاحب سمیت ریاست بھر کے علماء، مفتیان کرام، اور ضلع کے مسلمانوں کی ہزاروں کی تعداد میں شرکت رہی۔ نماز جنازہ کے بعد ان کی تدفین معصوم کالونی، مومن پورہ کے قبرستان میں عمل میں آئی۔ سید نجیب صاحب کا جنازہ مرکز مسجد، راجوری ویس سے نکالا گیا۔ جنازہ راجوری ویس، بشیر گنج چوک، پرانے ایس پی آفس کے سامنے کا راستہ، اور خاص باغ روڈ سے ہوتا ہوا اجتماع میدان پہنچا۔ جنازے میں ضلع بھر سے آئے مسلمانوں نے شرکت کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ سید نجیب صاحب بیڑ شہر کے کارنجہ علاقے کے رہائشی تھے۔ وہ کچھ عرصے سے بیمار تھے اور کا کونا اسپتال میں ان کا علاج جاری تھا۔ ان کے انتقال سے مسلم سماج میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ روزنامہ تعمیر خاندان ان کے غم میں شریک ہے۔

مہاراشٹر کے تمام ۳۶/اضلاع کے نگراں وزرا کی فہرست جاری

ممبئی: طویل انتظار کے بعد ریاستی حکومت کی جانب سے ریاست کے ۳۶/اضلاع کے نگراں وزیروں کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ سنیچر کو جاری کردہ اس فہرست کے مطابق وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور ایڈوکیٹ آشیش جیسوال (جوائنٹ نگراں) کو گڈ چرولی کا نگراں وزیر بنایا گیا ہے۔ جبکہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو ممبئی شہر اور تھانے، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو پونے اور بیڑ ضلعوں کا جبکہ ممبئی مضافات ضلع کے نگراں وزیر آشیش شیلار اور منگل پربھات لودھا دونوں کو بنایا گیا ہے۔ اس بار کئی لوگوں کے نام حذف کردیئے گئے ہیں۔ سنتوش دیشمکھ کیس میں دھننجے منڈے کے قریبی ساتھی والمیک کراڈ کا نام سامنے آنے کے بعد اجیت پوار نے دھننجے منڈے کو نگراں وزیر کے عہدے سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی نئے چہروں کو انچارج وزراء کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ دیگر وزیروں کو جن اضلاع کا نگراں وزیر بنایا گیا ہے ان میں چندر شیکھر باونکولے کو ناگپور اور امراؤتی، رادھا کرشن وکھے پاٹل کو اہلیہ نگر، حسن مشرف کو واشم، چندر کانت پاٹل کو سانگلی، گریش مہاجن کو ناسک، پالکھر گنیش نائک، جلگاؤں گلاب راؤ پاٹل، ایوت محل سنجے راٹھوڑ، رتنا گیری ادے سامنت، دھولیہ سنجے کمار راول، جالنہ پنکجا منڈے، ناندیڑ اتل ساوے، چندر پور ڈاکٹر اشکواوئیکے، ستارا شمبھوراج دیسائی، رائے گڑھ آدیتی تٹکرے، لاتور شیویندر سنہ بھوسلے، نندور بار ایڈوکیٹ مانک راؤ کوکاٹے، شولا پور جے کمار گورے، ہنگولی نرہری جرواڑ، بھنڈارا سنجے ساوکرے، اورنگ آباد (چھتر پتی سنبھاجی نگر) سنجے شیر ساٹھ، بلڈانہ مکرند جادھو (پاٹل)، سندھو درگ نتیش رانے، آکولہ آکاش فونڈکر، گوندیا بابا صاحب پاٹل، کولہا پور ضلع پرکاش امبیٹکر اور مادھوری مساڑ دونوں کو ان کے علاوہ وردھا ڈاکٹر پنکج بھوئیر اور پربھنی ضلع کی نگراں وزیر میگھنا سرکورے بورڈیکر کو مقرر کیا گیا ہے۔

بیڑ کے کیج کی کپتان بیٹی کا کارنامہ 'بھارت نے جیتا خواتین کھو کھو ورلڈ کپ

دہلی، 19 جنوری (ایجنسی): کھو کھو ورلڈ کپ 2025 میں بھارتی خواتین کی ٹیم نے نیپال کو 78-40 سے شکست دے کر پہلی بار عالمی چیمپئن کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ شروع سے ہی بھارتی بیٹیوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی ٹیم کو واپسی کا موقع نہیں دیا۔ فائنل میچ میں بھی نیپال نے بھارت کے سامنے مکمل طور پر گھٹنے ٹیک دیے اور بھارت نے خطاب جیت لیا۔ بید ضلع کے کیج تعلقہ کی بیٹی پرینکا انگلے کی قیادت میں بھارتی ٹیم نے یہ تاریخ رقم کی۔ اصل میں بید کی رہنے والی اور فی الحال پونے کے پمپری چنچواڑ میں رہنے والی پرینکا انگلے نے دونوں اضلاع کا فخر بڑھایا ہے۔ یہ کھو کھو ورلڈ کپ پہلی بار منعقد کیا گیا تھا اور بھارت نے پہلی ہی بار میں یہ خطاب جیت لیا۔ فائنل میں بھارتی کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیپال کو بڑے فرق سے ہرایا۔ پہلے ہی ٹرن سے بھارتی خواتین کھلاڑیوں نے میچ پر اپنا غلبہ جمالیا۔ انہوں نے پہلے ہی ٹرن میں جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیپال کے دفاع کو کمزور کردیا اور 34-0 کی برتری حاصل کرلی۔ پرینکا انگلے کی قیادت میں بھارتی ٹیم نے نیپال کو واپسی کا کوئی موقع نہیں دیا۔ دوسرے ٹرن میں جب نیپال کی ٹیم کو حملے کا موقع ملا تو وہ برتری حاصل کرنے میں ناکام رہی اور صرف فرق کم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ دوسرے ٹرن کے بعد اسکور 35-24 تھا۔ دوسرے ٹرن میں بھارتی ڈیفینڈرز نے شاندار دفاع کرتے ہوئے نیپال کے حملے کو ناکام بنادیا اور ایک اضافی پوائنٹ حاصل کیا۔ اس ٹرن میں بھارت نے ڈریم رن سے 1 پوائنٹ لیا، جبکہ نیپال نے 22 پوائنٹس حاصل کیے۔ تیسرے ٹرن میں بھارتی کھلاڑیوں نے پھر سے کمال دکھایا اور 38 پوائنٹس حاصل کیے۔ اس دوران نیپال کی ٹیم دفاع میں ایک بھی پوائنٹ نہ بنا سکی۔ چوتھے اور آخری ٹرن میں بھارتی خواتین کی ٹیم نے نیپال کے حملے کو روکتے ہوئے شاندار دفاع کیا۔ آخر کار، بھارتی ٹیم نے 78-40 کے بڑے فرق سے میچ جیت لیا اور پہلی بار کھو کھو ورلڈ کپ کا خطاب اپنے نام کیا۔ اس فتح کے ساتھ بھارتی خواتین ٹیم نے تاریخ رقم کردی۔ بید کو بدنام کرنے والے "بوم" اب ادھر بھی آئیں" گھوم" اس طرح کے تاثرات بھی سامنے آرہے ہیں۔

نگران وزیر کے طور پر تقرری پر اجیت دادا پاوار کا ڈاکٹر یوگیش شرساگر کی جانب سے استقبال

بیڑ 19 (نمائندہ) جنوری: شرڈی میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پاوار کو بیڑ ضلع کے نگران وزیر کے طور پر تقرر کیا گیا۔ اس موقع پر پارٹی کے بیڑ اسمبلی صدر ڈاکٹر یوگیش شرساگر نے ان کا استقبال کیا۔ بیڑ اسمبلی حلقے کے عوام کی جانب سے اجیت دادا پاوار کو مبارکباد پیش کی گئی۔ ڈاکٹر یوگیش شرساگر نے اعتماد ظاہر کیا کہ ان کا وسیع انتظامی تجربہ اور مضبوط قیادت بیڑ ضلع کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں یقینی طور پر مددگار ثابت ہوگی۔ اس موقع پر عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

راجوری کا المناک حادثہ تین نوجوان کچل کر ہلاک، ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے متوفی نوجوانوں کے خاندانوں کے لیے 10 لاکھ روپے کی مالی امداد کا اعلان

بیڑ، 19 (نمائندہ): بیڑ تحصیل کے گھوڑ کا راجوری گاؤں میں پولیس بھرتی کی تیاری کررہے تین نوجوانوں کی ایس.ٹی. بس سے کچل کر ہونے والی موت کا المناک واقعہ انتہائی دلخراش ہے۔ ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے اس حادثے پر گہرا دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام نوجوان عام اور انتہائی غریب پس منظر سے تھے، اس لیے حکومت سے اپیل کی جاتی ہے کہ ان کے خاندانوں کو مالی امداد فراہم کی جائے۔ یہ مطالبہ گھوڑ کا راجوری کے دیہاتیوں، متوفیوں کے اہل خانہ اور اسمبلی حلقے کی جانب سے ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائیک کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد وزیر نے متوفیوں کے خاندانوں کو 10-10 لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا۔ یہ حادثہ 5 جنوری، اتوار کی صبح اس وقت پیش آیا، جب گھوڑ کا راجوری گاؤں کے 5 نوجوان پولیس بھرتی کی تیاری کے لیے مشق کررہے تھے۔ اسی دوران بیڑ سے پربھنی کی طرف جارہی ایس.ٹی. بس نے ورزش کر رہے نوجوانوں کو کچل دیا۔ ان میں سے 2 نوجوانوں نے چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی، لیکن 3 نوجوان - سبودھ بابا صاحب مورے (20 سال)، ویرات بیرووان گھوڑکے (19 سال)، اور اوم سگریو گھوڑکے (20 سال) - موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ پولیس میں بھرتی ہونے کا خواب دیکھنے والے یہ نوجوان انتہائی عام اور غریب خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ گھوڑ کا راجوری کے دیہاتیوں اور متوفیوں کے اہل خانہ نے مطالبہ کیا تھا کہ متوفیوں کے خاندانوں کو مالی امداد دی جائے اور ان کے خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت میں شامل کیا جائے۔ ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائیک کو اس حادثے کی اطلاع دی اور متوفیوں کے خاندانوں کے لیے امداد کی درخواست کی۔ وزیر نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ہر خاندان کو 10 لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا۔ ایم ایل اے سندیپ شرساگر نے کہا، "ایک ایم ایل اے ہونے کے ناطے میں ان خاندانوں کے غم میں مکمل طور پر شریک ہوں۔ میں ان خاندانوں کا فرد بن کر ان کے دکھ سکھ میں ہمیشہ ساتھ رہوں گا۔ حکومت کی جانب سے اعلان کردہ امداد ان خاندانوں تک پہنچانے کے لیے میں مسلسل کوشش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی، دیہاتیوں اور اہل خانہ کے مطالبے کے مطابق، خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت دینے کے لیے بھی حکومت سے درخواست کروں گا۔" ایم ایل اے نے یقین دہانی کرائی کہ اس المناک حادثے کے بعد متاثرہ خاندانوں کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے دوروزہ نوسنکلپ کیمپ کا جوش وخروش کے ساتھ اختتام

مہاراشٹر کی ترقی ہی ہمارا ایجنڈا ہے، اس سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے: اجیت پوار

پارٹی کے بارے میں ایک نیا اعتماد اور یقین پیدا کریں: پرفل پٹیل -- اسمبلی میں جو کامیابی حاصل کی، اس سے زیادہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حاصل کریں: سنیل تٹکرے

شرڈی (نامہ نگار): مہاراشٹر کی ترقی کو اپنا ایجنڈا اقرار دیتے ہوئے این سی پی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے شرڈی میں منعقدہ نوسنکلپ کیمپ میں کہا کہ ریاست کا مفاد ہی ہمارا ہدف ہونا چاہیے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے دوروزہ نوسنکلپ کیمپ کا اختتام اتوار 19 جنوری کو ہوا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اجیت پوار نے پارٹی کو آگے بڑھانے کے طریقے بتائے اور غیر سنجیدہ عہدیداروں کو سخت انتباہ دیا۔ اجیت پوار نے کہا کہ این سی پی تمام مذاہب کا احترام کرنے والی پارٹی ہے، اور یہ اس کے عمل سے ظاہر ہونا چاہیے۔ یہ پارٹی لیڈروں سے زیادہ کارکنوں کی ہے۔ لیڈروں کے ساتھ گھومنے کے بجائے عوام کے درمیان جائیں تاکہ یہ پارٹی عوام کی لگے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شیو-شاہو-پھلے-امبیڈکر کی فکر ہماری ہے اور رہے گی۔ اس کے لیے آپ سب کا تعاون درکار ہے۔ اجیت پوار نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات میں ایک ذمہ دار کارکن تیار کریں اور اس پر 25 کارکنوں کی ذمہ داری ڈالیں۔ ہر وارڈ میں 50 کارکن تیار کریں۔ اس طرح 20 ہزار کارکنوں کی ٹیم بنائی جائے گی۔ اگر ہر شہر میں ایسی حکمت عملی بنائی جائے تو انتخابات میں پارٹی کو یقینی طور پر فائدہ ہوگا۔ اجیت پوار نے کہا کہ ہم شرڈی سے ترقی کی سمت اور اصلاحی خیالات کا سفر شروع کررہے ہیں۔ آنے والا وقت این سی پی کا ہوگا۔ ہر گاؤں میں پارٹی کے بینر اور جھنڈے کو لہرانے کی کوشش کریں۔ اجیت پوار نے ذات پات کی سیاست پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر اتحاد اور مساوات کی سرزمین ہے۔ ذات پات کی سیاست زیادہ دن تک نہیں چلتی، لیکن موجودہ وقت میں اس کی سیاست جاری ہے، جس پر انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے زبردست اکثریت دے کر اپنی ذمہ داری نبھائی ہے، اب ہمیں اپنی ذمہ داری نبھانی ہے۔ انہوں نے خواتین کے لیے "ماجھی لاڈکی بہین اسکیم" کو ہر حال میں جاری رکھنے اور اس کے فائدے مستحق خواتین تک پہنچانے کی یقین دہانی کرائی۔ اجیت پوار نے واضح کیا کہ جن کی عوام میں خراب شبیہہ ہے، انہیں پارٹی میں شامل نہیں کیا جائے گا، اور اگر کسی نے پارٹی کے اصولوں کی خلاف ورزی کی تو فوری کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہر منگل کو پارٹی کے اراکین اسمبلی کی میٹنگ دیوگیری بنگلے پر ہوگی، اور ہر ماہ ایک دن ضلعی صدور کو بلایا جائے گا۔ ہر ضلع میں سرکاری کام کے ساتھ پارٹی کے پروگرام بھی ہوں گے۔ نوسنکلپ کیمپ کے دوران اجیت پوار نے طبی امداد سیل اور وعدہ پورا کرنے والے سیل کے قیام کا اعلان کیا۔ طبی امداد سیل نائب وزیر اعلیٰ کے دفتر سے چلایا جائے گا، جبکہ وعدہ پورا کرنے والا سیل نائب وزیر اعلیٰ اور ریاستی دفتر میں شروع کیا جائے گا۔ پارٹی کے قومی نائب صدر اور رکن پارلیمنٹ پرفل پٹیل نے کارکنوں سے کہا کہ صبر اور یقین کے ساتھ پارٹی کی ترقی کے لیے کام کریں اور پارٹی کے بارے میں ایک نیا یقین پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نظریات کو عوام تک پہنچانے کا کام کرنا ہے، اور اگر ہم اس کا عزم کریں، تو این سی پی کے روشن دن یقینی ہیں۔ پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے کہا کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات میں اسمبلی سے زیادہ کامیابی حاصل کرنی ہوگی۔ انہوں نے پارٹی کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے 31 مارچ تک رکنیت سازی مکمل کرنے کا ہدف دیا۔ کیمپ کے دوسرے دن صبح آئین پر مبنی ایک ڈاکیومنٹری پیش کی گئی۔ اس کے بعد "شیو-شاہو-پھلے-امبیڈکر اصلاحی نظریہ" کے موضوع پر لہوجی کانڈے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سینئر رہنما سُریکھا ٹھاکرے، پھر خوراک اور شہری رسدات کے وزیر دھننجے منڈے، میڈیکل ایجوکیشن کے وزیر حسن مشرف، اور سینئر رہنما دلیپ ولسے پاٹل نے بھی اپنے خیالات پیش کیے۔ اس کیمپ میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، قومی نائب صدر رکن پارلیمنٹ پرفل پٹیل، ریاستی صدر رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے، سینئر رہنما دلیپ ولسے پاٹل، سابق وزیر نواب ملک، میڈیکل ایجوکیشن کے وزیر حسن مشرف، خوراک اور شہری رسدات کے وزیر دھننجے منڈے، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے وزیر نرہری زِروال، رکن پارلیمنٹ سُنیترا پوار، وزیر زراعت مانک راؤ کوکاٹے، وزیر مکرند پاٹل، وزیر بابا صاحب پاٹل، وزیر ادیتی تائی تٹکرے......

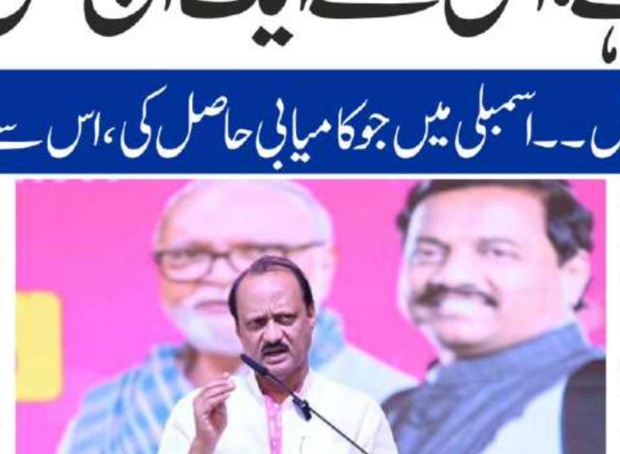

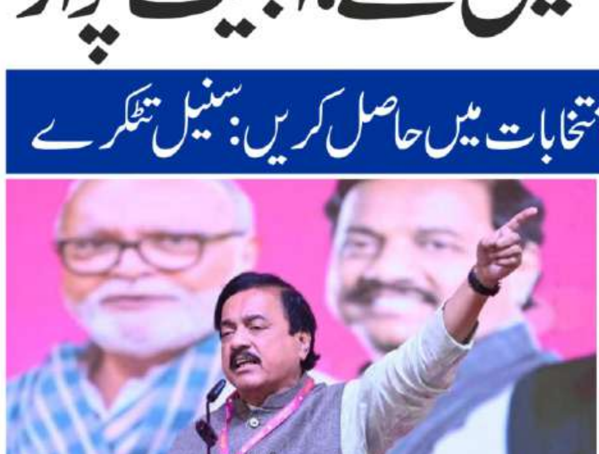

TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

وہ کردار جسے نبھانے کے لیے سارہ علی خان نے 'فون استعمال کرنا چھوڑ دیا'

معروف انڈین اداکارہ سارہ علی خان اپنی نئی آنے والی فلم 'سکائی فورس' کی ریلیز سے قبل ایک مرتبہ پھر سے سرخیوں میں ہیں۔ اس فلم میں ایک فوجی افسر کی اہلیہ کا کردار ادا کرنے پر سارہ علی خان کو مداحوں کی جانب سے خوب سراہا جا رہا ہے۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق سارہ علی خان کی اس کردار کو نبھانا 'چیلینجنگ' تھا۔ رپورٹس کے مطابق شوٹنگ کے دوران سارہ علی خان سیٹ پر خاموش بیٹھی رہتی تھیں اور اپنے سکرپٹ اور ڈیلیوری پر دھیان مرکوز رکھتی تھیں۔ وہ سیٹ پر شور شرابے سے بچنے کے لیے دھیان ہٹانے والی چیزوں سے دور رہتی تھیں تاکہ اہم سینز کے لیے خود کو جذباتی طور پر متوازن رکھ سکیں۔ اداکارہ کے ایک قریبی ذرائع کے مطابق 'اپنی سخت محنت کی وجہ سے ہی انہوں نے فلم میں بڑے ہی زبردست انداز میں اپنا کردار نبھایا۔' فلم کی شوٹنگ کے دوران سارہ علی خان نے کبھی موبائل استعمال نہیں کیا تاکہ ان کی توجہ اپنے کردار کے علاوہ کسی اور طرف نہ جا سکے۔ ویر پہاڑیا 'سکائی فورس' میں ایک آرمی افسر کا کردار نبھا رہے ہیں جبکہ سارہ علی خان ان کی اہلیہ کے طور پر نظر آئیں گی۔ سارہ علی خان اور ویر پہاڑیا کے علاوہ فلم میں مرکزی کردار اکشے کمار ونگ کمانڈر کے او آہوجا کے طور پر ادا کر رہے ہیں۔ 'سکائی فورس' رواں ماہ کی 24 تاریخ کو سینما گھروں میں نمائش کے لیے پیش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ سارہ علی خان انوراگ باسو کی فلم 'میٹرو ان ڈینو' میں نظر آئیں گی۔

چُرا لیا ہے تم نے جو دل کو..

آر ڈی برمن جن سے 'انڈسٹری نے ظالمانہ سلوک کیا'

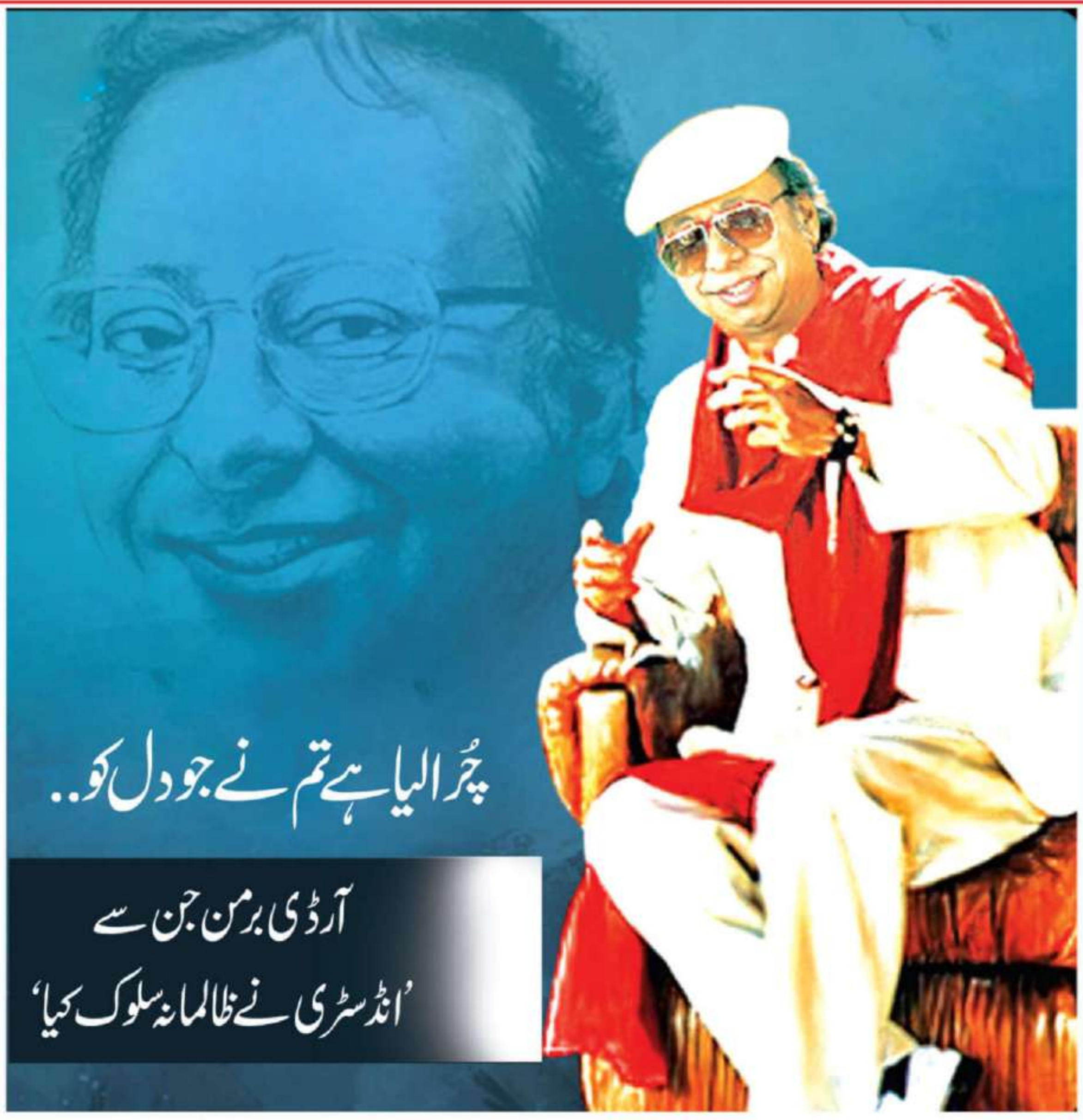

بہ شکریہ بی بی سی اردو

یہ ایک ایسے موسیقار کی زیست کا بیاں ہے جس کی انگلیاں جب سازوں کو چھوتیں تو وہ آواز پیدا ہوتی جو سامعین کو سحر زدہ کر دیتی اور وہ بے اختیار کہہ اٹھتے، 'چُرا لیا ہے تم نے جو دل کو۔۔۔'

یہ راہل دیو برمن کی کتھا ہے جو روتے بھی سُروں میں تھے۔ حیران مت ہوئیے، دھیرج رکھیے کیوں کہ یہ کوئی رسمی جملہ نہیں ہے۔ راہل دیو برمن، جنہیں دنیا آر ڈی برمن یا پنچم دا کے نام سے جانتی ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی وجہ بھی ہوگی کہ بے مثل موسیقار ایس ڈی برمن کے اس اکلوتے صاحب زادے کو یہ نام کیوں ملا؟

انڈین اخبار اکنامک ٹائمز اپنی ایک رپورٹ میں لکھتا ہے کہ 'آر ڈی برمن کی ایک عرفیت پنچم بھی تھی اور انڈسٹری کے لوگ اُن کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ یہ نام اُن کو اداکار اشوک کمار نے دیا تھا جب انہوں نے نومولود کو لفظ 'پا' بار بار ادا کرتے سنا تھا۔'

اخبار مزید لکھتا ہے کہ 'ایک اور کہانی کے مطابق آر ڈی برمن پانچ مختلف سُروں میں روتے تھے تو اس لیے اُن کو پنچم کا نام ملا کیوں کہ بنگالی لفظ پنچم کے معنی پانچ کے ہیں۔' دلچسپ بات یہ ہے کہ پنچم یعنی پانچ کا یہ عدد آر ڈی برمن کے لیے خوش قسمتی کی علامت ثابت ہوا کیوں کہ سال 1966 میں ریلیز ہونے والی فلم 'تیسری منزل' سے اُن کو وہ بریک ملی جس کے وہ منتظر تھے اور یہ اُن کی پانچویں فلم تھی جس کے گیت 'آجا آجا میں ہوں پیار تیرا'، 'او حسینہ زلفوں والی جانِ جہاں' اور 'او میرے سونا رے سونا رے' ایورگرین قرار پائے جس کے بعد آر ڈی برمن نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔

آر ڈی برمن 27 جون 1939 کو کولکتہ (کلکتہ) میں پیدا ہوئے۔ والد ایس ڈی برمن ہندی فلمی موسیقی کی روایت کا ایک معتبر حوالہ ہیں جو بنگال کی ریاست تری پورہ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

کم سنی میں باپ کو ریاضت کرتے دیکھتے یا سازوں کے ساتھ الجھتا پاتے تو بے اختیار موسیقی کے ساز بجانے لگتے۔ نو برس کے تھے جب پہلی دھن 'اے میری ٹوپی پلٹ کے آ' تخلیق کی جس کا استعمال ایس ڈی برمن نے سال 1956 میں ریلیز ہوئی فلم 'فنٹوش' میں کیا تھا۔

اخبار 'اکنامک ٹائمز' اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ 'اُن کے والد مشہور موسیقار ایس ڈی برمن کے نام سے منسوب کچھ دھنیں درحقیقت آر ڈی برمن نے کمپوز کی تھیں۔ ایسے ہی کچھ سپرہٹ گیتوں میں 'سر جو تیرا چکرائے' (پیاسا)، 'میرے سپنوں کی رانی کب آئے گی تو' (ارادھنا) اور 'کورا کاغذ تھا یہ من میرا' (ارادھنا) شامل ہیں۔'

یہ نہیں ہے کہ آر ڈی برمن باپ سے متاثر ہو کر موسیقار بن گئے بلکہ ایس ڈی برمن نے اُن کی باقاعدہ تربیت کی تھی۔ سب سے پہلے تو سُر اور تال سے متعارف کروایا، پھر استاد اکبر خان اور بعد ازاں آشش خان سے سرود بجانے کی تربیت حاصل کی۔ اوائل عمری میں ہی ماؤتھ آرگن پر بھی عبور حاصل کر لیا۔

کہا جاتا ہے کہ 50 کی دہائی میں ایس ڈی برمن نے صاحب زادے کو موسیقی کی دھنیں ترتیب دینے کے لیے مختلف سازوں کی تربیت حاصل کرنے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا اور کہا تھا کہ 'موسیقی کمپوز کرنے سے قبل تمہیں اُن تمام سازوں کی وسعت کے بارے میں علم ہونا چاہیے جن پر تم عبور رکھتے ہو تاکہ تم اِن سے بہترین نتائج حاصل کر سکو۔'

آر ڈی برمن نے اپنے والد کے ساتھ 'چلتی کا نام گاڑی'، 'کاغذ کے پھول'، 'بندنی' اور 'گائیڈ' جیسی فلموں میں بطور معاون کام کیا مگر بطور موسیقار اُن کی پہلی فلم 'چھوٹے نواب' تھی جس میں وہ کوئی خاص جادو نہیں جگا سکے تھے۔ اس فلم کے پروڈیوسر بالی وُڈ کے لیجنڈ کامیڈین محمود تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فلم کے لیے وہ پہلے ایس ڈی برمن کو کاسٹ کرنا چاہتے تھے۔

اداکار پر مصنف حنیف زاویری کی کتاب 'محمود، اے مین آف مینی موڈز' کے مطابق اداکار نے راہل کو طبلہ بجاتے سنا تو اپنی فلم 'چھوٹے نواب' کے میوزک ڈائریکٹر کے طور پر کاسٹ کر لیا جس کے بعد ان دونوں میں قریبی تعلق قائم ہو گیا اور آر ڈی برمن محمود کی فلم 'بھوت بنگلہ' میں ایک مختصر کردار میں بھی نظر آئے۔

قصہ مختصر، 'تیسری منزل' میں آر ڈی برمن کی تجرباتی موسیقی رجحان ساز ثابت ہوئی۔ اس کے بعد تو وہ ہدایت کار ناصر حسین کی فلموں کا لازمی حصہ بن گئے جن میں 'بہاروں کے سپنے'، 'پیار کا موسم' اور 'یادوں کی بارات' بھی شامل ہیں۔

اس عہد میں بالی وُڈ کے موسیقار زیادہ تر روایتی فوک اور کلاسیکی موسیقی پر انحصار کر رہے تھے۔ آر ڈی برمن مگر ان سے مختلف تھے، انہوں نے نئی آوازوں اور نئے سازوں کے ساتھ تجربات تو کیے ہی بلکہ دنیا کی بہترین موسیقی سے بھی استفادہ کیا۔ اخبار 'ٹائمز آف انڈیا' اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ 'وہ کلکتہ میں پرورش پانے کے باعث لاطینی موسیقی کے مداح تھے۔ انہوں نے سال 1966 میں ریلیز ہونے والی فلم 'پتی پتنی' کے گیت 'مار ڈالے گا دردِ جگر' میں اس طرز کی موسیقی کا استعمال کیا۔'

گلوکارہ آشا بھوسلے نے اُن دنوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا تھا کہ انہوں (آر ڈی برمن) نے اُن کی آواز میں ایک گیت ریکارڈ کرنا تھا جس کے لیے اُن کو ایک خاص طرح کی آواز کی ضرورت تھی تو وہ بازار گئے اور شیشے کے گلاس لے آئے جس سے انہوں نے اپنی من چاہی آواز تخلیق کی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب راجیش کھنہ ایک کے بعد ایک کامیاب فلم دے رہے تھے اور کشور کمار کا دوبارہ جنم ہو چکا تھا۔

ان دنوں ہی سال 1970 میں فلم 'کٹی پتنگ' ریلیز ہوئی جس کے گیتوں نے وہ جادو جگایا کہ آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود سامعین ان کے سحر سے نہیں نکل سکے جیسا کہ 'پیار دیوانہ ہوتا ہے، مستانہ ہوتا ہے'، 'یہ شام مستانی'، 'یہ جو محبت ہے' اور 'جس گلی میں تیرا گھر نہ ہو بالما' ایورگرین قرار پائے اور اس کے بعد آر ڈی برمن کی موسیقی اور کشور کمار کی آواز لازم و ملزوم ہوگئی۔

سال 1971 میں فلم 'ہرے رام ہرے کرشنا' ریلیز ہوئی۔ اس فلم کے ہدایت کار لیجنڈ اداکار دیو آنند تھے جس کا گیت 'دم مارو دم' اس زمانے کی ہندی فلمی موسیقی میں ایک منفرد تجربہ تھا جو صرف آر ڈی برمن ہی کر سکتے تھے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ دیو آنند نے آشا بھوسلے کا گایا یہ گیت فلم میں پورا شامل نہیں کیا کیوں کہ وہ خوف زدہ تھے کہ اس گیت کی وجہ سے پوری فلم پس پردہ چلی جائے گی۔ ہوا بھی ایسے ہی، اور یہ گیت آر ڈی برمن ہی نہیں بلکہ آشا بھوسلے کی بھی پہچان بن گیا۔

آر ڈی برمن کی منفرد اور جدید طرز کی موسیقی کے لیے آشا بھوسلے سے بہتر کوئی انتخاب نہ تھا۔ وہ دونوں اس دوران حقیقی زندگی میں بھی ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔

دونوں کی ہی پہلی شادی ناکام ہوئی تھی۔ آر ڈی برمن نے سال 1966 میں اپنی مداح ریتا پٹیل سے شادی کی تھی جو کامیاب نہ ہو سکی جس کے بعد سال 1980 میں آر ڈی برمن اور آشا جی شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔

ایک انٹرویو میں گلوکارہ نے انکشاف کیا تھا کہ 'یہ میرے پیچھے پڑے تھے، آشا تمہارا سُر بہت اچھا ہے، میں تمہاری آواز پر فدا ہوں تو میں کیا کرتی؟ ہاں، کر دیا۔'

آشا بھوسلے آر ڈی برمن کی صلاحیتوں کی مداح تھیں۔ انہوں نے اخبار 'انڈیا ٹوڈے' سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'پاگل تھا وہ۔ وہ ایسا ہی انسان تھا جو ہیروں کو پتھر کہہ سکتا تھا مگر گیتوں کو بیش قیمت کہتا تھا۔ انہوں نے ایسی موسیقی تخلیق کی جو اپنے زمانے سے نصف صدی آگے تھی۔'

یہ نہیں ہے کہ آر ڈی برمن نے صرف کشور کمار یا آشا بھوسلے کے لیے ہی موسیقی ترتیب دی بلکہ انہوں نے لتا منگیشکر اور محمد رفیع کے کئی گیت بھی کمپوز کیے جس کی ایک مثال فلم 'امر پریم' کا لتا جی کی آواز میں گایا گیت 'رینا بیتی جائے' ہے جس کا کلاسیکی آہنگ پنچم دا کی فنی عظمت کا مظہر ہے۔

سال 1971 میں ریلیز ہونے والی فلم 'بُڈھا مل گیا' کا گیت 'رات کلی اِک خواب میں آئی' اور فلم 'کارواں' کا گیت 'پیا تو اب تو آجا' ایورگرین قرار پائے۔ 'کارواں' کے لیے تو موسیقار کو اُن کے پہلے فلم فیئر ایوارڈ کے لیے بھی نامزد کیا گیا تھا۔

سال 1972 میں آر ڈی برمن نے کئی فلموں کی موسیقی دی جن میں 'سیتا اور گیتا'، 'رام پور کا لکشمن'، 'میرے جیون ساتھی'، 'بمبئے ٹو گوا'، 'اپنا دیش' اور 'پریچے' شامل ہیں۔ آنے والے برسوں میں انہوں نے 'یادوں کی بارات'، 'آپ کی قسم' اور 'شعلے' کی موسیقی دی۔

بیگم جان میں خوفناک کردار کے بعد بیوی الگ کمرے میں سونے لگی، چنکی پانڈے کا انکشاف

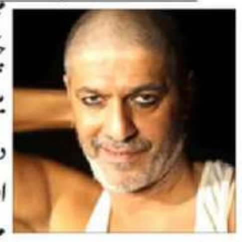

ممبئی: بالی ووڈ کے مشہور اداکار چنکی پانڈے نے حالیہ برسوں میں اپنی اداکاری کے دائرے کو بڑھاتے ہوئے منفی اور گہرے کردار ادا کرنے میں مہارت حاصل کی ہے۔ اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے فلم بیگم جان (2017) میں اپنے خوفناک کردار کے بارے میں دلچسپ انکشافات کیے ہیں۔ چنکی پانڈے نے کہا، "یہ کردار میری زندگی میں ایک نیا موڑ تھا۔ لوگ مجھے ہمیشہ ایک مزاحیہ اداکار کے طور پر دیکھتے تھے، لیکن بیگم جان میں میرا منفی کردار کافی خطرناک اور خوفناک تھا۔" چنکی نے انکشاف کیا کہ اس کردار کی وجہ سے ان کی ذاتی زندگی پر بھی اثر پڑا۔ ان کے مطابق، ان کی بیوی بھاونا پانڈے اس قدر خوفزدہ ہوگئیں کہ انہوں نے ان کے ساتھ ایک ہی کمرے میں سونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے ہنستے ہوئے کہا، "بھاونا کہتی تھی کہ مجھے لگتا ہے تم رات کو میرا گلا دبا دو گے۔ یہ کردار واقعی ڈراؤنا تھا۔" چنکی پانڈے نے یہ بھی بتایا کہ اس فلم نے ان کی صلاحیتوں کو ایک نئے انداز میں پیش کیا اور ثابت کیا کہ وہ صرف مزاحیہ اداکاری تک محدود نہیں ہیں۔ اپنے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "میری نئی فلم میں آپ مجھے ایک اور مختلف کردار میں دیکھیں گے، جو شائقین کو حیران کر دے گا۔"

جان ابراہم کی فلم "دی ڈپلومیٹ" کا پوسٹر جاری، ریلیز تاریخ بھی سامنے آگئی

ممبئی: اداکار اور پروڈیوسر جان ابراہم نے اپنی آنے والی فلم "دی ڈپلومیٹ" کی نئی ریلیز تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ اس فلم کا جوش و خروش پہلے ہی بڑھ چکا ہے اور اب اس کا نیا ریلیز دن 7 مارچ 2025 ہے۔ جان ابراہم نے سوشل میڈیا پر اس فلم کا پہلا پوسٹر شیئر کرتے ہوئے لکھا: "مجھے یہ کہانی زندگی کی حقیقتوں اور جرات کی تصویر بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔" فلم کی کہانی ایک سچی واقعہ سے متاثر ہے، جس میں جان ابراہم ایک اہم حکومتی افسر کا کردار ادا کریں گے۔ اس فلم کو "مادراسکیف" اور "پارمانو" جیسے جیو پولیٹیکل تھرلر فلموں کے طرز پر پیش کیا جائے گا۔ دی ڈپلومیٹ کی ہدایت کاری کا کام معروف ہدایتکار شیوام نائر نے کیا ہے، اور اس کا اسکرپٹ رائتیش شاہ نے لکھا ہے۔ اس فلم کو ٹی سیریز اور جان ابراہم کی کمپنی جے اے انٹرٹینمنٹ کے ساتھ مل کر پروڈیوس کیا گیا ہے۔ جان ابراہم کے مداحوں کو اس فلم کا شدت سے انتظار ہے، کیونکہ اس میں ایکشن، تھرل اور ڈرامہ کا خوبصورت امتزاج دیکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ، جان ابراہم کی "تہران" بھی جلد ریلیز ہونے والی ہے، جس میں وہ منوشی چلّر کے ساتھ اسکرین شیئر کریں گے۔

'زندہ رہنے کے لیے شکریہ'، ہنی سنگھ اور ریا چکربورتی کی گفتگو

معروف سنگر اور ریپر یو یو ہنی سنگھ نے حال ہی میں بالی وُڈ اداکارہ ریا چکربورتی کی پوڈ کاسٹ میں شرکت کی ہے۔ اداکارہ کی جانب اس کا پرومو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شیئر کیا گیا ہے، جس میں ہنی سنگھ اپنی ذہنی حالت کے بارے میں بات کرتے ہوئے خود کو 'خراب کیس' قرار دیتے ہیں۔ ہنی سنگھ ریا چکربورتی کو بتاتے ہیں کہ 'میں اتنا ان ڈیپتھ گیا ہوا ہوں، اتنا خراب کیس ہوں کہ آج بھی ایک ذہنی مریض ہوں۔' این ڈی ٹی وی کے مطابق ہنی سنگھ چھ سال تک اس ذہنی حالت سے لڑنے کے متعلق تفصیلات بھی بتاتے ہیں۔

ہنی سنگھ کہتے ہیں 'ان چھ برس میں سے تین سال تو میں سمجھ لیں مرا ہوا تھا۔' ریا چکربورتی نے ریپر سے ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بیماری کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ وہ ہنی سنگھ کی نیٹ فلکس ڈاکومنٹری 'یو یو ہنی سنگھ: فیمس' دیکھ کر ایک ہی وقت میں خوش اور غمگین محسوس کر رہی ہوتی تھیں۔

اداکارہ نے مزید کہا کہ 'زندہ رہنے کے لیے شکریہ' اس پر ہنی سنگھ ردعمل دیتے ہوئے خود کو اور ریا چکربورتی کو تاریخ کے دو عظیم فاتحین سے تشبیہ دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'اکبر اعظم، سکندر اعظم سے مل رہا ہے، دو جنگجو مل رہے ہیں۔' ہنی سنگھ کی اس بات پر اداکارہ مسکرا دیتی ہیں۔ ریا چکربورتی نے اپنے انسٹاگرام پر ایک دلچسپ کیپشن کے ساتھ پوڈ کاسٹ کی پوسٹ شیئر کی ہے۔ وہ لکھتی ہیں 'ٹھیک نہ ہونا بھی ٹھیک ہے، میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں، بلکہ ہم سب آپ سے بہت محبت کرتے ہیں، یو یو ہنی سنگھ۔ میں آپ کی ایک ایک بات کو محسوس کر سکتی ہوں، آپ کی جنگ کو سلام۔'

سیف علی خان کی ۸ بہترین فلمیں، ریٹنگ ۷ سے زیادہ

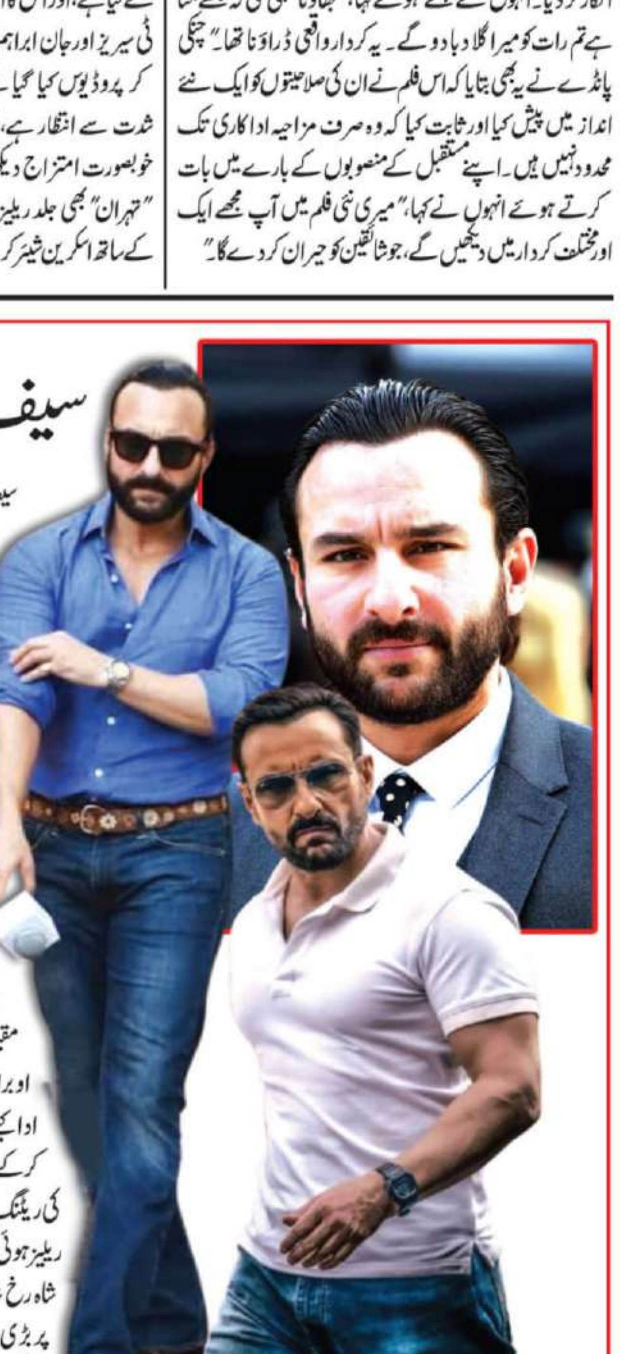

سیف علی خان نے اپنے کیریئر کا آغاز سال 1994 میں فلم امتحان سے کیا۔ تاہم ان کی پہلی فلم فلاپ ہوگئی۔ اس کے بعد وہ یہ دل لگی اور میں کھلاڑی تو اناری جیسی فلموں میں نظر آئے۔ لیکن دونوں فلمیں کمائی کے لحاظ سے اوسط ثابت ہوئیں۔ آج ہم آپ کو سیف علی خان کی ان فلموں کے بارے میں بتاتے ہیں، جن کی مقبولیت نے انہیں اسٹار بنا دیا۔

سیف علی خان کی دل چاہتا ہے سال 2001 میں ریلیز ہوئی تھی، اس میں اکشے کھنہ اور عامر خان بھی مرکزی کردار میں نظر آئے تھے۔ فلم کی کہانی تین دوستوں کے گرد گھومتی ہے۔ دل چاہتا ہے سیف علی خان کی بہترین فلموں میں سے ایک ہے۔ اسے آئی ایم ڈی بی پر 8 ریٹنگ ملی ہیں۔ اومکارا سیف علی خان کی مقبول فلموں میں سے ایک ہے۔ اجے دیوگن، وویک اوبرائے اور کرینہ کپور جیسے ستاروں نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیے تھے۔ فلم میں سیف علی خان نے ولن لنگڑا تیاگی کا کردار ادا کر کے شو چرایا۔ آج بھی لوگ اس کردار کو یاد کرتے ہیں۔ اومکارہ کی ریٹنگ 8 ہے۔ سیف علی خان کی فلم کل ہو نا ہو سال 2003 میں ریلیز ہوئی تھی۔ یہ ایک رومانوی محبت کی کہانی والی فلم تھی، جس میں شاہ رخ خان اور پریتی زنٹا بھی نظر آئے تھے۔ کل ہو نا ہو باکس آفس پر بڑی ہٹ ثابت ہوئی۔ اس کے گانے بھی بہت مقبول ہوئے۔ آئی ایم ڈی بی پر فلم کی ریٹنگ 7.9 ہے۔ اجے دیوگن اسٹارر تانہاجی: دی ان سنگ واریر سال 2020 کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم ہے۔ اس میں سیف علی خان ولن کا کردار ادا کر کے مشہور ہوئے۔ اس کے ولن کا بہت چرچا تھا۔ کارکردگی کے معاملے میں سیف نے اجے دیوگن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ بالی ووڈ ہنگامہ کے مطابق اس فلم نے 390 کروڑ روپے کا بزنس کیا۔ تانہاجی: دی ان سنگ واریر کی ریٹنگ 7.5 ہے۔

رہنا ہے تیرے دل میں ایک کلٹ کلاسک بالی ووڈ فلم ہے۔ اس میں سیف علی خان، آر مادھاون اور دیا مرزا نظر آئے۔ یہ ایک محبت کی کہانی والی فلم تھی، جس کے ہدایت کار گوتم واسودیو مینن تھے۔ فلم کے گانے بھی سپر ہٹ ثابت ہوئے۔ سیف علی خان کی اس فلم کی ریٹنگ 7.5 ہے۔ سیف علی خان کی ایک حسینہ تھی کا کافی چرچا ہوا تھا۔ یہ پراسرار تھرلر فلم 2004 میں سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی۔ اس میں ارمیلا ماتونڈکر سیف علی خان کے ساتھ جوڑی میں نظر آئیں۔ سری رام راگھون کی ہدایت کاری میں بنی ایک حسینہ تھی کو آئی ایم ڈی بی پر 7.5 کی ریٹنگ ملی ہے۔ سیف علی خان نے لال کپتان میں ناگا سادھو کا کردار ادا کیا تھا، جس کا بہت چرچا ہوا تھا۔ یہ فلم انتقام کی کہانی پر مبنی ہے۔ نودیپ سنگھ کی ہدایت کاری میں بننے والی لال کپتان سال 2019 میں ریلیز ہوئی تھی۔ آئی ایم ڈی بی پر فلم کی ریٹنگ 10 میں سے 7.2 ہے۔ پرینیتا سیف علی خان کی مقبول فلموں میں سے ایک ہے۔ ودیا بالن اور سنجے دت بھی اس فلم کا حصہ تھے۔ اسے پردیپ سرکار نے ڈائریکٹ کیا تھا۔ ریکھا نگم اور ودھو ونود چوپڑا نے مل کر فلم کی کہانی لکھی۔ سیف علی خان کی پرینیتا کو 10 میں سے 7.2 ریٹنگ ملی ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

خدا ایک فیصلہ دے رہا ہے

ایڈوکیٹ
شیخ شاہد عرفان، ممبئی

سب سے اطمینان بخش نظریہ اللہ نے انسان کو دیا وہ اسلام ہے۔ تاہم انسان اسلام کو لے کر بیمار ہوجائے جیسے کہ بہت سارے لوگ نظر آتے ہیں، ان کی صورتوں پر ہر وقت کرختگی نمایاں ہوتی ہے، اسلام انسان کے ساتھ اس طرح کی بات نہیں کرتا، اسلام کہتا ہے" ما انزلنا القران لتشقیٰ" اس سسٹم میں کوئی مشقت نہیں اور کرختگی نہیں، یہ آپ کے لئے سکون وعافیت کا دائرہ ہے، اس کے باوجود کیا وجہ ہے کہ انسان کرخت اور بیمار رہتا ہے، عام آدمی جو خدا کی طرف اتنا نہیں ہے، وہ تو ٹھیک ہے، مگر جو مذہبی بنتا ہے، پہلی شئے جو اس میں نظر آتی ہے، وہ اس کا اوکھاپن ہے، وہ ایک مختلف انسان ہے اس کا طور طریقہ مختلف ہے، اس سے یہ ظاہر حیں، کہ ہم مذہب اختیار کرکے نفسیاتی طور پر کچھ مختلف ہوگئے، وجہ یہ ہے کہ ہم اسلام کا انتخاب نہیں کرتے ہم اپنے احساس خطاء اور عذر غیر مقعول کے تحت اسلام کی طرف رخ موڑتے ہیں، یہ برصغیر کے انسانوں میں واحد خوبی ہے کہ باقی دنیا کے لوگ تو گناہ کی اذیت کے باعث اور طرف چلے جاتے ہیں۔ مگر برصغیر کے لوگ اتنے اچھے ہیں، کہ وہ خطا کرکے پلٹنے کے لیے اللہ کے راستے ہی کا انتخاب کرتے ہیں، مسئلہ اس وقت درپیش آتا ہے جب وہ واپسی کا راستہ تلاش کرتے ہیں۔ تو انہیں راہ میں اس قدر غلط فہمیاں پیدا کرنے والے لوگ ملتے ہیں کہ وہ خدا تک پہنچ نہیں پاتے، عقل کا استعمال نہ کرنا اس کی سب سے بڑی وجہ ہیں- فقیروں اور جہلا کے پیچھے بھاگتے ہیں، جو انہیں ترغیب وتحریص کے ذریعے ایک اور ہی قسم کے نااہل میشن کی طرف لے جاتے ہیں، یہی وہ بیماری ہے جو انسان اور خدا کے درمیان حائل ہے، اب بت تو واپس نہیں آئیں گے، حجتہ الوداع والے دن رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اپنی عبادت سے مایوس ہوچکا ہے، اب مسلمان کسی بت کی پرستش نہیں کرے گا، مگر یہ تمام کے تمام بت اب تجریدی ہوگئے ہے، انسان کی حالت یہ ہے اس نے خدا کے اختیارات کو ہزاروں خداؤں میں تقسیم کردیا ہے، پورا معاشرہ جادو اور سحر کی زد میں آیا ہوا ہے، جس سے پوچھیں، وہی کہے گا کسی نے کچھ کیا ہوا تو نہیں ہیں؟ جس پڑھے لکھے سے پوچھیں، کہے گا، کچھ ہوا ہوا تو نہیں ہے؟ بیہودگی ہر جگہ اور ہر شخص میں پائی جاتی ہے، جب کہ اللہ کہہ رہا ہے، وہ اپنے اختیارات کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتا، البتہ وہ جب ادارے بنا لیتا ہے تو اس کے اختیارات کسی کے سپرد کردیتا ہے۔ جیسے اس نے رحمت کا ایک ادارہ بنایا، اور کہا" وما ارسلناک الا رحمتہ للعلمین". رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ سے کہا میری رحمت کو تقسیم کرو اور حدیث بھی یہی کہتی ہے" اللہ معطی وانا قاسم" خزانے سب اللہ کے ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں، رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس شفاعت، رحمت اور انسانوں کے لئے کرم ہے، رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کو امت کی فلاح و بہبود کی حرص ہے، وہی تقسیم کرنے والے ہیں، لیکن اللہ کہتا ہے" ان الدین عند اللہ الاسلام "مفہوم ہے اللہ کے نزدیک دین، دین اسلام ہی ہے، مگر اللہ کا ماننا کافی نہیں ہے۔ اللہ کے ماننے کا طریقہ ایک ہے، تم ہوسکتا ہے ہزاروں طریقوں سے آو لیکن وہ اللہ کا طریقہ نہیں ہے، اللہ کا طریقہ وہ ہے، جس کا آدم سے لے کر رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے اللہ نے طریقہ تعین کردیا یہی ایک طریقہ ہے اس میں اللہ کے احکامات پابند ہیں، ہمیں ایک معاشرہ تخلیق کرنے کے اصول دے دئیے ہے، اگر ہم اصولوں کو نہیں مانیں گے، یا معاشرے کے تخلیق کرد ※ و ※ پیٹرن تسلیم نہیں کرے گے۔ تو انسان کبھی بھی اللہ تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا، قرآن اسلام کے تعلق سے کہتا ہے کہ اب یہی خالص مذہب ہے، جو انسان کو لے کر آگے جائے گا، وجہ یہ ہے، پہلے جزوی خدا کو تسلیم کرنے کا مرحلہ تھا، جزوی معاشرہ تھا، اس میں کلیتاً ایک بڑی تخلیق کاری نہیں ہوسکتی تھیں، آدم شئیث، نوع، موسیٰ اور عیسیٰ بھی اللہ کو لے جاتے تھے، مگر یہ پیارے پیغمبر یہ کہہ چکے تھے ہم اس معاشرہ کی مکمل تخلیق نہیں کر رہے، ایک ایسا معاشرہ جو سارے کا سارا مل کر ایک خدائی صورتحال پیدا کرے، اور اس میں سے کچھ لوگ خدا رسیدہ ہوں، جب اسلام نے کھلے بندوں اعلان کیا کہ میں نہ کوئی نیا دین ہوں نہ کوئی نیا مذہب ہوں، بلکہ وہی کھلا پیغام خدا ہوں جو مکمل ہوگیا ہے، پھر مزید آگے کہا" ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ "مفہوم ہے اللہ کہہ رہا ہے میرے پاس اسلام کے سوا کسی اور راستے پر چل کر آئے تو میں قبول نہیں کروں گا، اور حتمی طور پر کہہ دیا کہ میں ہی مقصود ہوں، راستہ اسلام ہے اور واسطہ رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ ہے، ان تینوں کے بغیر انسان اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

بی ایڈ کورس کے متعلق کچھ اہم باتیں

مومن فیاض احمد

تعلیم انسانی زندگی کا سب سے قیمتی زیور ہے۔ یہ صرف علم کا ذخیرہ نہیں بلکہ شعور، اخلاقیات، اور معاشرتی ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔ تعلیم انسان کو نہ صرف اپنی ذات کی پہچان کراتی ہے بلکہ معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کرنے کے قابل بھی بناتی ہے۔

ذاتی ترقی: تعلیم انسان کی ذہنی، اخلاقی، اور سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

معاشرتی ترقی: تعلیم یافتہ افراد قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

معاشی فوائد: تعلیم روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہے اور غربت کو کم کرتی ہے۔

جدیدیت: تعلیم ہی وہ راستہ ہے جو سائنسی اور تکنیکی ترقی کے دروازے کھولتا ہے۔

بی ایڈ (B.Ed) کورس کی مثبت اور منفی باتیں

مثبت پہلو:

.1 مستقبل میں روزگار کے مواقع:
بی ایڈ کے بعد تدریس کے شعبے میں ملازمت کے کئی مواقع موجود ہوتے ہیں، جیسے اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں۔
سرکاری اور نجی اسکولوں میں ٹیچنگ جاب کے لیے یہ لازمی کورس ہے۔

.2 تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا:
یہ کورس اساتذہ کو تدریسی مہارتیں سیکھنے میں مدد دیتا ہے، جو نئی نسل کی تعلیم وتربیت میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

.3 معاشرتی خدمات:
ایک استاد کے طور پر آپ معاشرتی بہتری کے لیے کام کر سکتے ہیں، نئی نسل کی رہنمائی کر کے انہیں معاشرے کا بہتر فرد بنا سکتے ہیں۔

.4 فروغ تدریسی صلاحیتیں:
کورس میں جدید تدریسی طریقے اور ٹیکنالوجی کا استعمال سکھایا جاتا ہے، جو تعلیمی میدان میں تبدیلی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

منفی پہلو:

.1 محدود پیشہ ورانہ اختیارات:
یہ کورس خاص طور پر تدریس کے لیے ہوتا ہے، لہٰذا اس کے بعد آپ کے کیریئر کے اختیارات محدود ہو سکتے ہیں۔

.2 بہت زیادہ مسابقت:
آج کل تدریس کے شعبے میں سخت مقابلہ ہے، اور سرکاری اسکولوں میں نوکری حاصل کرنا مشکل ہوسکتا ہے۔

.3 ابتدائی تنخواہ کم:
کئی اسکول ابتدائی طور پر کم تنخواہیں پیش کرتے ہیں، جو نئے اساتذہ کے لیے مایوس کن ہوسکتا ہے۔

.4 کورس کی لمبائی:
بی ایڈ کورس مکمل کرنے کے بعد ٹیچنگ کے لیے مزید امتحانات (جیسے TET یا CTET) پاس کرنا ضروری ہوتا ہے، جو وقت طلب ہوسکتا ہے۔

کیا نئی نسل کی دلچسپی ہے؟

دلچسپی کا رجحان:
تدریس میں دلچسپی رکھنے والے طلبہ اس کورس کو اپناتے ہیں، خاص طور پر وہ جو تعلیم کو اپنا مشن سمجھتے ہیں۔
آج کل جدید تدریسی طریقوں اور ٹیکنالوجی کے استعمال نے اس کورس کو مزید دلچسپ بنا دیا ہے۔
تاہم، بہت سے طلبہ کورس کی محدودیت کی وجہ سے دوسرے شعبوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

مسئلہ:
نئی نسل کو تعلیم میں دلچسپی دلانے کے لیے بی ایڈ کورس کو مزید جدید اور متنوع بنانے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ تدریس کو ایک دلچسپ اور فائدہ مند کیریئر سمجھ سکیں۔
بی ایڈ ایک معیاری اور بامقصد کورس ہے، لیکن اس میں مزید جدت اور مواقع شامل کیے جائیں تو یہ نئی نسل کے لیے زیادہ پرکشش بن سکتا ہے۔ تعلیم کے شعبے کو مزید فروغ دینے کے لیے اس کورس کی اہمیت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔

کیا آپ بی ایڈ کرنے کے لیے تیار ہیں؟

بی ایڈ (B.Ed) داخلہ 2025-26 کے لیے سی ای ٹی (CET) فارم بھرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

تفصیلات:
.1 فارم بھرنے کا آغاز: 28 دسمبر 2024 سے ہو چکا ہے۔ تاخیر نہ کریں وقت سے پہلے فارم بھرنے کی کوشش کریں۔
.2 فارم بھرنے کی آخری تاریخ: 28 جنوری 2025
تمام امیدواروں سے گزارش ہے کہ وقت پر فارم جمع کریں تاکہ آپ داخلہ کے عمل کا حصہ بن سکیں۔
اہم ہدایات: فارم جمع کروانے سے پہلے تمام معلومات درست طریقے سے پُر کریں۔
ضروری دستاویزات فارم کے ساتھ منسلک کریں۔
مزید معلومات کے لیے متعلقہ ویب سائٹ یا قریبی تعلیمی مرکز سے رابطہ کریں۔

بی ایڈ (B.Ed) داخلہ 2025-26 کے بارے میں مکمل معلومات درج ذیل ہیں:

فارم بھرنے کا طریقہ:

.1 رجسٹریشن:
امیدوار متعلقہ آفیشل ویب سائٹ پر جائیں۔
نیا اکاؤنٹ بنانے کے لیے "رجسٹر" بٹن پر کلک کریں۔
نام، موبائل نمبر، اور ای میل درج کریں۔
لاگ ان کی تفصیلات محفوظ کریں۔

.2 فارم پُر کریں:
لاگ ان کے بعد درخواست فارم کھولیں۔
ذاتی معلومات (نام، والدین کا نام، تاریخ پیدائش وغیرہ (پُر کریں۔
تعلیمی معلومات اور اہلیت درج کریں۔
اپنی پسندیدہ امتحانی سینٹر کا انتخاب کریں۔

.3 دستاویزات اپ لوڈ کریں:
پاسپورٹ سائز تصویر۔
دستخط۔
تعلیمی سرٹیفکیٹ۔
کیٹگری سرٹیفکیٹ (اگر کوئی ہے)۔

.4 فیس جمع کریں:
درخواست فیس مقررہ ادائیگی کے طریقوں (ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈ، نیٹ بینکنگ (کے ذریعے جمع کرائیں۔

درخواست فیس:
جنرل کیٹگری 1000☐ :
ایس سی/ایس ٹی/او بی سی 500☐ :

سی ای ٹی امتحان کا پیٹرن:
.1 امتحان کی نوعیت:
ملٹیپل چوائس کوئسچنز (MCQs) ۔
.2 کل سوالات: 100
.3 کل نمبر: 100
.4 وقت کا دورانیہ: 2 گھنٹے۔
.5 مضامین:
تعلیمی عمومی معلومات: 30 سوالات
ذہنی صلاحیت (Mental Ability): 25 سوالات
تدریسی اپٹیٹیوڈ (Teaching Aptitude): 25 سوالات
اردو، ہندی یا انگریزی زبان کا علم: 20 سوالات

اہلیت: کسی بھی مضمون میں گریجویشن/پوسٹ گریجویشن میں کم از کم 50% نمبر۔
ایس سی/ایس ٹی/او بی سی کے لیے کم از کم 45% نمبر۔

اہم ہدایات:
.1 فارم کو آخری تاریخ سے پہلے جمع کرانا لازمی ہے۔
.2 اپ لوڈ کی گئی تصویر اور دستخط صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔
.3 دی گئی ہدایات کو غور سے پڑھیں۔
.4 امتحان میں پاس ہونے کے لیے کم از کم 40% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

مزید معلومات کے لیے متعلقہ ویب سائٹ یا ہیلپ لائن نمبر سے رابطہ کریں۔
یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو بی ایڈ میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں۔
مہاراشٹر میں بی ایڈ (B.Ed) سی ای ٹی 2025-26 کے لیے درخواست فارم جمع کروانے کے لیے آپ مہاراشٹر اسٹیٹ کامن انٹرنس ٹیسٹ سیل کی آفیشل ویب سائٹ پر جاسکتے ہیں:

https://cetcell.mahacet.org/

اس ویب سائٹ پر آپ کو بی ایڈ سی ای ٹی کے لیے درخواست فارم، اہم تاریخیں، اہلیت کے معیار، اور دیگر متعلقہ معلومات ملیں گی۔ براہِ کرم تمام ہدایات کو غور سے پڑھیں اور مقررہ آخری تاریخ سے پہلے اپنی درخواست جمع کروائیں۔

پٹیل اور دیشمکھ کے گھروں میں

ہمارے ملک میں پٹیل اور دیشمکھ جیسے کئی خاندانوں میں آج بھی ایسی رسومات اور روایات پائی جاتی ہیں جو بے شمار لوگوں کی زندگیوں کو تاریکی میں دھکیل دیتی ہیں۔ یہ پرانی روایات شاید کسی کو خوشی نہ دیتی ہوں، لیکن ان کی وجہ سے بہت سی خواتین کی زندگیاں یونہی برباد ہوجاتی ہیں، کسی کی راہ دیکھتے ہوئے۔ یہ کہانی بھی ایسے ہی ایک واقعے کی جھلک ہے۔ یوامتال کے قریب واقع دیشمکھ واڑی گاؤں میں میرے دوست وجے کمار دیشمکھ کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ ایک بڑا خاندان تھا، پانچ چچا، ان کی نو اولادیں، پانچ لڑکیاں، ان کے شوہر اور بچے۔ سب سے ملنے اور تعارف کروانے میں خاصا وقت گزر گیا۔ وجے نے اپنی سگی بہن سُجیا اور ایک کزن بہن کاویری کا بھی تعارف کرایا، جو اسی گھر میں رہتی تھیں۔ سُجیا کی شادی قریبی گاؤں میں ایک امیر گھرانے میں ہوئی تھی، لیکن شادی کے ایک سال بعد ہی اس کے شوہر نے ٹریکٹر خریدنے کے لیے مائیکے سے پیسے لانے کا دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ دوسال تک یہ تنازعہ جاری رہا اور بالآخر ان دونوں کی علیحدگی ہوگئی۔ کاویری کے شوہر، جو ایک سافٹ ویئر انجینئر تھے، ایک حادثے میں وفات پاگئے، اور اس سانحے کو چودہ سال گزر چکے تھے۔ دونوں خواتین، سُجیا اور کاویری، کسی غلطی کے بغیر اپنے گھر میں زندگی گزارنے پر مجبور تھیں۔ جب میں نے وجے سے ان دونوں کی دوبارہ شادی کے بارے میں بات کی، تو اس نے کہا،'' یہ میرے والد کا معاملہ ہے۔'' رات کے کھانے کے دوران وجے کے والد شیو.جی راؤ دیشمکھ نے پوچھا، ''بہن کو کھانے کی تھالی بھیج دی؟'' مجھے حیرت ہوئی کہ آخر کس مہمان کے لیے کھانے کی تھالی بھیجی جا رہی ہے۔ وجے نے بتایا کہ اس کی ایک خالہ پچھلے کمرے میں بیمار پڑی ہیں، جنہیں چلنے کی بھی سکت نہیں ہے۔ جب میں نے وجے سے خالہ کی زندگی کے بارے میں پوچھا، تو اس نے بتایا کہ ان کا نکاح ہوا تھا، لیکن نکاح کے چند ماہ بعد ہی ان کے شوہر کی بیماری ظاہر ہوگئی۔ ان کے دادا نے اس رشتے کو دھوکہ سمجھ کر خالہ کو واپس گھر لے آئے۔ خالہ دوبارہ شادی کیوں نہ کرسکیں؟ یہ سوال وجے کے والد کے سامنے رکھنے پر ان کا جواب تھا،'' ہماری روایت میں لڑکی کا دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں سمجھا جاتا۔'' وجے کی خالہ، سُجیا، اور کاویری کی زندگی کی کہانیاں سن کر میرا دل بھر آیا۔ ان سب کی آنکھوں میں امید کی ایک کرن، اور ماضی کی تلخ یادیں صاف نظر آ رہی تھیں۔ کاویری نے بتایا کہ ان کی شادی کی بات ہوتے ہی گھر کی بہوئیں مخالفت میں زبان بند کرلیتیں، اور کبھی کبھار تو گھر کے بزرگ بھی کہتے کہ ایسی لڑکیوں کا نکاح نہ کرنا بہتر ہے۔ رات دیر تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی، لیکن دل پر گہرا بوجھ چھوڑ گئی۔ یہ روایت نہ صرف خواتین کی آزادی پر قید ہے بلکہ انسانی جذبات اور حقوق کی کھلی خلاف ورزی بھی۔ ایسی فرسودہ روایات سے جڑے خاندان آج بھی بے بسی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ کیا یہ سب ٹھیک ہے؟ کیا ہم واقعی ان بیڑیوں کو توڑ نہیں سکتے؟

موت کا ذائقہ ہر جان نے چکھنا ہے

اللہ نواز خان

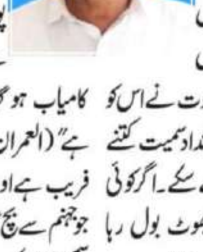

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے" ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری طرف تم پھیرے جاؤ گے" (العنکبوت) موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ایک ایسی اٹل حقیقت، جس نے لازمی آنا ہے۔ فرشتے، جن، انسان حتیٰ کہ ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ایک انسان فرشتوں اور جنوں کا انکار کرسکتا ہے، روز قیامت کو جھٹلا سکتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کا بھی انکار کرسکتا ہے، لیکن موت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ جو بھی اس دنیا میں آیا ہے، لازمی طور پر اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بتا دیا ہے کہ تم پر موت لازمی آئے گی، پھر ہماری ہی طرف پھیرے جاؤ گے۔ روزانہ مرنے والے افراد یہ درس دیتے ہیں کہ ہم نے بھی آخر ایک دن مر ہی جانا ہے۔ تاریخ انسانی میں ایسے افراد بھی گزرے ہیں، جنہوں نے خدائی دعوے تک کر ڈالے، لیکن موت کو نہ ٹال سکے۔ سرکش بادشاہ فرعون نے بھی دعویٰ کیا تھا" میں رب اعلیٰ ہوں" (النزعت۔ 24) لیکن موت کو نہ ٹال سکا۔ تصور کیا جائے کہ وہ کتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہے، لیکن موت نے اس کو دعوے اور سرکشی سمیت نیست و نابود کر دیا۔ نمرود، شداد سمیت کتنے طاقتور افراد گزرے ہیں، لیکن موت کو شکست نہ دے سکے۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گا تو وہ بالکل جھوٹ بول رہا ہے، کیونکہ ایک مخصوص عمر کے بعد ہر ایک نے مر ہی جانا ہے۔

ایک انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ زندگی سے محبت انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ کبھی نہ مرے۔ زندگی ایک پیاری نعمت ہے، لیکن یہ نعمت بھی مخصوص حد تک عطا ہوتی ہے، اس کے بعد موت کا ذائقہ ہی چکھنا ہے۔ انسان بقا کی خواہش کرتا ہے، لیکن موت اس کی خواہش کو پورا نہیں ہونے دیتی۔ ایک انسان دوسرے انسان پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑتا ہے، دیگر جرائم اور گناہ بھی کرتا رہتا ہے، لیکن موت آ ہی جاتی ہے۔ ایک انسان کی سرکشی اس کو مجبور کرتی ہے کہ دوسرے انسانوں کو قتل کر دے۔ ارد گرد نظریں دوڑائی جائیں تو آسانی سے علم ہو جاتا ہے کہ مظلوم انسانوں کو کس طرح قتل کیا جا رہا ہے؟ پوری پوری بستیاں صفحہ ہستی سے مٹائی جا رہی ہیں، نسل انسانی کو ختم کرنے کے درپے انسان، دوسرے انسانوں کو دردناک طریقے سے مار رہا ہے۔ مرنا اس نے بھی ہے، جو کمزور اور مظلوم انسانوں کو مار رہا ہے۔ مقتول اور قاتل دونوں ہی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ایک انسان جتنا بھی جی لے، لیکن موت آنی ہی آنی ہے۔ جس انسان نے موت کے بعد کی تیاری کرنی تھی، وہ موت کو بھلا کر عارضی زندگی کو سنوارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا" (بخاری) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا میں اس طرح رہنا ہے، جس طرح ایک مسافر کسی علاقے سے چند ساعت کے لیے گزرتا ہے۔ اس حدیث میں ایک بڑا سبق موجود ہے کہ ایک انسان تھوڑے سے عرصے کے لیے اس دنیا میں آتا ہے۔ اس دنیا میں وہ اس طرح سمجھے کہ وہ کوئی مسافر ہے اور تھوڑا سا بیٹھ کر آگے لمبے سفر پر اس کو جانا ہے۔

جو انسان اس دنیا میں جس طرح زندگی گزارتا ہے، اس کو اس کا اجر لازمی ملے گا۔ اچھے اعمال اس کو جنت دلائیں گے اور برے اعمال اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ لاریب کتاب میں ہے" ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیے جائیں گے، تو جس سے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے" (العمران۔ 185) اللہ تعالیٰ نے واضح بتا دیا ہے کہ یہ دنیا فریب ہے اور فریب سے بچو۔ قرآن کے مطابق کامیاب وہ ہے جو جہنم سے بچ گیا اور جنت میں داخل ہوگیا۔ بہت سے افراد کامیابی یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں اعلیٰ عہدے مل جائیں یا دولت کے ڈھیر مل جائیں یا اس کی خواہشات پوری ہوتی رہیں، لیکن قرآن اس کو کامیاب کہتا ہے جو جہنم سے بچ گیا۔ دنیا میں جتنے بھی عہدے مل جائیں، کتنی ہی طاقت کیوں حاصل نہ ہو جائے، اس پر غرور کرنے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کی جائیں۔

ایک فرد کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، کتنا کامیاب ہی کیوں نہ ہو، کتنا ظالم اور سرکش ہی کیوں نہ ہو، موت نے اس کے تمام اختیارات چھین لینے ہیں۔ ماضی کی طرف نظر دوڑائی جائے تو بڑے بڑے نامور انسان خاک کا رزق بن چکے ہیں۔ کہاں ہے سکندر، کہاں ہے رستم، کہاں ہے جام جم، کہاں ہے چنگیز خان، سب خاک میں مل گئے۔ مظلوم بھی مر گئے اور ظالم بھی، آقا بھی مر گئے اور غلام بھی۔ ہر ایک موت کے آگے مجبور ہوا۔ ایسے ایسے بادشاہ گزرے ہیں جن کے ایک اشارے پر دنیا میں بھونچال آجاتے تھے، اب وہ زمین کے نیچے چلے گئے۔ تاریخ میں ایسے ایسے جی داروں کے کارنامے ملتے ہیں، جو دنیا میں تبدیلیاں پیدا کر دیتے تھے، اب ان کا نام ونشان تک نہیں بچا۔ یہ عبرت کی جگہ ہے اور عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ ہر انسان کا خاتمہ ہوگا اور اس کائنات کا بھی آخر کار خاتمہ ہو جائے گا۔ سر بکف پہاڑ بھی فنا ہو جائیں گے اور زمین بھی فنا ہو جائے گی۔ اے انسان! تجھے سوچنا چاہیے کہ تو دنیا میں کس مقصد کے لیے آیا ہے؟ کیا تیرا مقصد یہی ہے کہ تو اللہ کی نافرمانی کرتا رہے اور آخرت کی تیاری نہ کرے؟ دنیا میں جتنی سانسیں باقی ہیں، ان سانسوں پر اللہ کا شکر ادا کر کے اللہ کو راضی کیا جائے۔ پہلے سے موت کی تیاری کرنی چاہیے، کیونکہ بعض اوقات موت ایسے آتی ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا اور انسان اگلی دنیا کا باسی بن جاتا ہے۔ قرآن انسان کی رہنمائی کے لیے موجود ہے اور اس سے رہنمائی ضرور حاصل کرنی چاہیے تاکہ کامیابی حاصل ہو جائے۔

فانی دنیا سے دل نہیں لگانا چاہیے، بلکہ آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔ کسی بھی قبرستان میں چلے جائیں، عبرت حاصل ہوتی ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں بتا رہی ہوتی ہیں کہ آخر تم نے بھی اسی جگہ پر آنا ہے۔ ان قبروں میں بڑے بڑے نامور مدفون ہیں۔ ظالم بھی دفن ہیں اور مظلوم بھی، قاتل بھی مدفون ہیں اور مقتول بھی، ان قبروں کو دیکھنے سے درس عبرت ملتا ہے۔ ایسے ایسے طاقتور گزرے جن کی دہشت سے دنیا کانپتی تھی لیکن اب ان کی قبروں کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہے۔ فنا ہونے والی چیز سے سبق ملتا ہے کہ ہم نے بھی فنا ہونا ہے اور اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ اللہ کی ذات باقی ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، لیکن اس دنیا کو فنا ہونا ہی پڑے گا۔ ایسے اعمال کرنے چاہیے جس سے دوسروں کو راحت ملے۔ ایسے افعال سے گریز کرنا چاہیے جس سے دوسروں کی مشکلات میں اضافہ ہو۔ جتنی سانسیں مل چکی ہیں، ان پر شکر گزار ہو کر اللہ کے احکامات کو مان لیا جائے۔ اللہ کی فرمانبرداری میں گزرنے والی زندگی کامیاب زندگی ہے۔ موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے، دعا کرنی چاہیے کہ اس کی سختی سے امن ملے۔ کامیابی یہی ہے کہ اللہ کو راضی رکھا جائے، ورنہ دردناک عذاب ملے گا۔ ایسا عذاب جس کا تصور ہی خاصا خوفناک ہے۔

غزل

قدم آگے بڑھاتا ہوں نیا قانون لاتا ہوں
زمانے کی نظر میں نئی سخن لاتا ہوں
گلی گلی میں اپنا شور مچاتا ہوں
جاگ جاو مسلمانوں میں کہلاتا ہوں
اب میں یہ زمانے میں امید کہلاتا ہوں
دنیا کے ہر میداں میں اپنا قلم بڑھاتا ہوں
ضرورت ہے مسلم کو علم کی عمل لاتا ہوں
ہوا میں زہر گھلا ہے میں اسے مٹاتا ہوں
رَضا یہ جہالت میں علم کی روشنی لاتا ہوں
جہاں میں نام لاتا ہوں روشنی لاتا ہوں
ہمیشہ کامیابی کی بڑی منزل لاتا ہوں
خود کو زمانے میں ایسے کھو گیا ہوں
خود کو جگانے کے لیے نئی شعور لاتا ہوں
رَضا ہمیں غفلت سے بیدار رکھنا چاہتا ہوں
علم کی تعمیر کے لیے نیا فنکار لاتا ہوں

احسان رَضا
جامعہ دارالہدیٰ کرناٹک

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR
E-SIASAT
تعمیر
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بھیونڈی میں حافظ ملت کانفرنس کا شاندار انعقاد

شہزادۂ حافظِ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمت میں ایوارڈ پیش کیا

بھیونڈی (شارف انصاری):- 17 جنوری بروز جمعہ بعد نماز عشاء عیدگار روڈ بھیونڈی میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا 19 سالانہ جلسہ بنام حافظ ملت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں عوام وخاص علماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا نثار القادری نے بہترین نظامت فرماتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز کروایا۔ انور رضا و دیگر نعت خواں حضرات نے حمد ونعت ومنقبت پیش کی۔ بریلی شریف سے آئے ہوئے خصوصی مہمان جناب ڈاکٹر محمد ناظم خان صاحب نے طب نبوی کی روشنی میں حفظانِ صحت سے متعلق بہترین گفتگو فرمائی۔ بعدہٗ مولانا محمد عمر نظامی نے حضور حافظِ ملت کی حیات خدمات کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ پھر ممبئی کی مشہور شخصیت مولانا عبدالجبار ماہر القادری نے اپنی پر جوش تقریر میں فرمایا کہ حافظ ملت نے جو پودا لگایا تھا اس پودے کو سینچنا، اس کو ہرا بھرا رکھنا، اور اس کو ایک تناور درخت بنانا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے مگر سر براہ اعلی نے یہ کر دکھایا۔ سر براہِ اعلی نے حافظ ملت کے مشن کو آگے بڑھایا اور اپنے تن من دھن سے ملک کی ایک عظیم دینی درسگاہ کو پروان چڑھایا۔ اور فرمایا کہ جن لوگوں نے حافظِ ملت کو نہیں دیکھا ہے وہ آج عزیزِ ملت کو دیکھ لے۔ بعدہٗ اشرفیہ دفتر ممبئی کے آفس انچارج حضرت مولانا شرف الدین مصباحی نے عوام اہل سنت وعوام الناس کو اشرفیہ کے تعاون کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے جتنے بھی علماء ہیں سب ایک سے بڑھ کر ایک اخلاق و کردار، گفتار ورفتار کے غازی ہیں مگر عزیز ملت نے اپنی زندگی کے 50 سال اشرفیہ کو وقف کر کے ایسی کامیاب سر براہی وصدارت و قیادت فرمائی کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور فرمایا کہ اشرفیہ کے تعاون کے لئے بھیونڈی کے ہر گھر، دکان، دفتر اور ہوٹلوں میں اشرفیہ کا سکینر (بارکوڈ) لگنا چاہیے تاکہ آپ کا تعاون ڈائریکٹ اشرفیہ میں پہنچے۔ ہر فرد ہر مہینے کم از کم 100 روپے کا تعاون ضرور پیش کرے۔ پھر انور رضا کے ترانہ اشرفیہ پڑھنے کے بعد مقرر ذیشان

حضرت علامہ وقار احمد عزیزی مائک پر تشریف لائے اور فرمایا کہ دورِ حافظ ملت میں بڑے بڑے فتنوں نے سر ابھارا تھا ہمارے اکابرین لوگوں کا ایمان بچانے میں مصروف تھے ایسے وقت میں مسلکِ اعلی حضرت کی حفاظت کے لئے اور آنے والی نسلوں تک مسلک اعلی حضرت کو پہنچانے کے لئے اللہ نے جس شخصیت کا انتخاب فرمایا اسے معمارِ قوم وملت حضور حافظ ملت کے نام سے جانا جاتا ہے اعلی حضرت نے کتابیں لکھ لکھ کر دین کی حفاظت کا سامان تو عطا فرما دیا تھا لیکن اعلی حضرت کی کتابوں سے اکتساب کرنے والے لوگ کہاں سے آئیں گے۔ حافظ ملت نے وہ افراد عطا فرمائے۔ جامعہ اشرفیہ کی شکل میں دین کا ایک مضبوط قلعہ عطا فرمایا جس کے ذریعے علم کی روشنی ملک و بیرون ملک پھیلتی چلی گئی اور ہر سمت لعل وگوہر پیدا ہوتے چلے گئے آج پورے ہندوستان میں جو مدرسوں کا جال پھیلا ہوا ہے وہ حافظ ملت وعزیز ملت کی دین ہے۔ بعدہٗ حج کمیٹی مائنارٹی کے چیف افسر جناب ڈاکٹر نیاز احمد مصباحی جو کہ اشرفیہ ہی سے فارغ ہیں اپنی محنت اور لگن سے حج کمیٹی انڈیا کے ایک اونچے عہدے پر فائض ہو گئے انہوں نے مائک پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور عزیز ملت

کی خدمات کو سراہا۔ پھر مقرر خصوصی نبیرۂ حافظ ملت حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مصباحی نے اپنے پر مغز خطاب میں فرمایا کہ الجامعۃ الاشرفیہ، اشرفیہ اس لیے ہے کہ یہاں فیضان برکات، فیضان رضا، فیضان اشرفی، اور فیضان امجدی جاری ہیں۔ جب یہ چاروں فیضان کا سنگم ہوتا ہے تو اسی کا نام الجامعۃ الاشرفیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اشرفیہ تمام مسلمانوں کی ضرورتوں کو پوری کر رہا ہے۔ اور یہ کہ اشرفیہ کسی فردِ واحد یا کسی ایک خاندان کی جاگیر نہیں بلکہ یہ پوری امت اسلامیہ کا ادارہ ہے۔ حافظ ملت نے آخری وقت میں فرمایا تھا کہ ملت جسے چاہے میرا جانشین مقرر کر لے۔ اور ملت نے ہی عزیز ملت کا انتخاب کیا آج دنیا اپنے ماتھے کی انکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ عزیز ملت نے کامیاب سر براہی کے 50 سال مکمل فرما لیئے۔ تعمیر وترقی کا سفر آج بھی جاری ہے اور آئندہ بھی ہم انشاءاللہ کام کرتے رہیں گے۔ پھر اسکے بعد سر براہِ اعلی نے دعائیہ جملوں کے ساتھ اشرفیہ کے تعاون کی گزارش کی اور تمام مصباحی برادران وعلمائے اہل سنت کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام کے مطابق زندگی گزارنے کی نصیحت کی۔ پروگرام کے کنوینر حافظ محمد اکرم اشرفی (خطیب وامام میمن مسجد بھیونڈی) نے بتایا کہ آج کی یہ شام عزیزِ ملت کے نام ہے۔ حضرت کے شایانِ شان ہم خدمت نہیں کر سکے۔ پھر مصباحی برادران وعلمائے اہل سنت بھیونڈی کی جانب سے جانشین حافظ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمت میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی کی کامیاب صدارت وسر براہی ودینی وعلمی وملی خدمات کے اعتراف میں حافظ ملت ایوارڈ اور سپاس نامہ اور نذرانہ (لفافہ) پیش کیا گیا۔ رضا اکیڈمی شاخ وایم یوایف بھیونڈی کی جانب سے بھی علماء کرام بطور خاص سر براہ اعلی کو شال اڑھا کر گل پوشی کی گئی۔ اخیر میں صلوۃ وسلام اور عزیز ملت کی دعاؤں پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

سیف علی خان کا حملہ آور بنگلہ دیشی نکلا، نریش مہسکے نے آوہاڑ پر کی تنقید

تھانہ (نامہ نگار): یہ بات سامنے آنے کے بعد کہ بالی ووڈ فلم اداکار سیف علی خان پر حملہ کرنے والا بنگلہ دیشی تھا، اب این سی پی (شرد پوار گروپ کے رہنما جتیندر آوہاڑ کو تنقید کا نشانہ بنایا جانے لگا ہے۔ شندے کے ایم پی نریش مہسکے نے ٹویٹر پر لوگوں کو مذہب، ذات، فرقہ کی بنیاد پر تقسیم کرنے اور ترقی کی کھال کھینچنے پر آوہاڑ پر تنقید کی۔ بالی ووڈ فلم اداکار سیف علی خان پر چاقو سے حملہ کیا گیا۔ پولیس اس معاملے میں ملزم کی تلاش کر رہی تھی۔ آوہاڑ نے اس وقت کئی الزامات لگائے تھے۔ آوہاڑ نے ٹویٹ کیا تھا کہ سیف علی خان اس مہلک حملے میں قسمت سے بچ گئے۔ اصل میں، بچہ شکار ہونے والا تھا۔ تاہم، قسمت نے اسے بھی بچا لیا۔ لیکن سچ بولنے کی ہمت کسی میں نہیں ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام تیمور رکھا گیا۔ اس کے بعد سے جنونی سوشل میڈیا کے ذریعے بچے کو فالو کر رہے ہیں۔ تباہی کا مطلب ہے کہ بچے کا نام تیمور منگول حملہ آور تیمور لنگ سے جڑا ہوا ہے۔ تیمور سوشل میڈیا میں پوری دنیا میں بہت مشہور ہوا ہے اور ہمارے پاس نام رکھنے کی نظیر موجود ہے۔ یہ نام رکھتے وقت روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے روایت کے مطابق رکھے گئے۔ اسی لیے ہمیں رام، لکشمن، دشرتھ جیسے افسانوی نام ملتے ہیں۔ تیمور نام بھی افسانوی ہے۔ اس کا عربی میں مطلب ہے، آہنی دماغ اور جو کام انجام دینے کے لیے پر عزم ہے..! اسی لیے سیف اور کرینہ نے اپنے بچے کا نام تیمور رکھا ہے۔ جب سے نام کا اعلان کیا گیا ہے، یہ انتہا پسندوں کا ہدف بن گیا ہے۔ تیمور لنگ کے ساتھ اس کا نام جوڑنا ایک تحریف ہے۔ سچ کہنے کے لیے کوئی سامنے نہیں آتا۔ تیمور کے عربی معنی کی وضاحت کر چکا ہوں۔ پھر میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت کو پیش کر کے لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے۔ انہوں نے ٹویٹ کیا کہ، تصور سے بالاتر ہے کہ اگر کسی بچے کا نام لے کر کسی کے ساتھ موازنہ کر کے اسے بدنام کیا جا رہا ہو تو سب کچھ مشکل ہے۔

نئی مسجد میں نماز ادا کرنے والے ۷ رمصلیان کرام کیخلاف ایف آئی آر

بریلی: یوپی کے بریلی ضلع سے بڑی خبر آ رہی ہے۔ یہاں پولیس نے نئی مسجد میں نماز پڑھنے پر 7 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ جام ساونت شالی گاؤں میں، جو اتر پردیش کے بریلی ضلع کی تحصیل بہاری کے تحت آتا ہے، کچھ لوگوں نے چار دیواری بنائی، اس پر ٹین کا شیڈ ڈال کر ایک نئی مسجد بنائی۔ اس کے بعد اس میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد گاؤں کی ہندو برادری نے نماز پڑھنے کی مخالفت کی۔ جس کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ ہندو جاگرن منچ یوا واہنی کے ضلع صدر ہمانشو پٹیل نے الزام لگایا ہے کہ گاؤں کے سرپنچ کی اجازت سے لوگوں کو باؤنڈری وال پر ٹین شیڈ لگا کر نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے ٹوئٹر پر نماز ادا کرنے والے لوگوں کا ڈرون شاٹ شیئر کیا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ نماز پڑھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ سے اجازت نہیں لی گئی۔

سابق ایم ایل سی آنجہانی وشون دیورائے کے شرادھ تقریب میں پہنچے کئی معززین

حاجی پور (محمد آصف عطا) ضلع کے حاجی پور شہر میں واقع دیگھی خرد گاؤں میں سوشلسٹ نظریہ کے پروردہ، جے پی سینانی، سابق قانون ساز کونسلر، بہار اسٹیٹ کوآپریٹو بینک کے ڈائریکٹر، بسکومان کے ڈائریکٹر، ویشالی ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک کے سابق صدر اور آر جے ڈی کوآپریٹو سیل کے صدر آنجہانی وشون دیو رائے کے شرادھ تقریب میں سیاسی، سماجی، ملی، ادباء، صحافی و دیگر معززین نے شرکت کر پر خلوص خراج عقیدت پیش کی۔ اس موقع پر آر جے ڈی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ منوج کمار جھا، جے ڈی یو کے ایم پی دیویش چندر ٹھاکر، جے ڈی یو کے سینئر لیڈر و ایم ایل سی پروفیسر غلام غوث، باچپٹی کے ایم ایل اے مکیش کمار یادو، آر جے ڈی کے نوجوان لیڈر اور ایم ایل سی قاری صہیب، آر جے ڈی پارٹی سے سیتامڑھی کی سابق امیدوار اور خاتون لیڈر ریتو جیسوال، جے ڈی یو لیڈر جگیشور رائے، سابق وزیر شیام رجک، سابق وزیر شیو چندر رام، آر جے ڈی کے نوجوان لیڈر سنجے رائے، سرفراز اعجاز وغیرہ سمیت دیگر معززین نے شرکت کر آنجہانی وشون دیورائے کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس دوران مہمانوں کا استقبال آنجہانی وشون دیو رائے کے بھتیجے اور آر جے ڈی پارٹی کے مہوا اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے ڈاکٹر مکیش روشن نے کیا۔

مسلم بچیاں شوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے دور رہیں

مالیگاؤں (وفا ناہید) اکیسویں صدی میں دنیا سمٹ کر مٹھی میں آ گئی ہے۔ وہیں میڈیا کے برے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ شوشل میڈیا پلیٹ فارم کی آمد کے ساتھ ہی ہیکرز نے بھی اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ لئے۔ وہاٹس اپ، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس میں جو مقبولیت انسٹاگرام کو ملی ہیں۔ اس نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ بھلے آج وہاٹس اپ کا استعمال سب سے زیادہ ہیں، مگر نوجوانوں میں اپنی ریل کے لئے انسٹاگرام نے بازی مار لی ہے۔ آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ فالورز انسٹاگرام کے ہے۔ اسی انسٹاگرام پر کچھ ہیکرز مسلم لڑکیوں کے انسٹاگرام اور ای میل آئی ڈی ہیک کر کے انہیں بدنامی کے دلدل میں دھکیل رہی ہے۔ کچھ اس طرح کا واقعہ مالیگاؤں میں پیش آیا۔ ۱۶ جنوری ۲۰۲۵ کو شہر کی ایک معروف جرنلسٹ کے ای میل آئی ڈی پر شام میں ۲ میل موصول ہوئے۔ جس کے مطابق ان کا میل ہیک کر کے نہایت گندے نام سے انسٹاگرام پر ایک نیا اکاؤنٹ کھولا گیا۔ اس تصدیق ہوتے ہی انہوں نے فوراً اپنا پاس ورڈ تبدیل کر کے اکاؤنٹ کو محفوظ کر لیا۔ مگر یہ ان کی بھول تھی کیونکہ ہیکرز تو ہیکرز ہوتے ہیں۔ دوسرے دن ۱۷ جنوری پھر ایک میل آیا۔ اسی دن شام میں پتہ چلا کہ شہر کے معروف تعلیمی ادارے کی نویں جماعت کی طالبہ کے فوٹو اور فحش پوسٹ انسٹاگرام کے اسی آئی ڈی پر چل رہی ہے۔ اپنی قوم کی بدنامی ہوتے دیکھ اس نرم دل نے اس بچی سے رابطہ کیا۔ وہ فحش پوسٹ اس بچی کے نام اور موبائل نمبر کے ساتھ چلائی جا رہی تھی۔ کافی تگ و دو کے بعد عقدہ کھلا کہ اس صحافی کا ای میل آئی ڈی اور انسٹاگرام ہیک کر کے ایڈ اکاؤنٹ میں وہ فیک آئی ڈی چلائی جا رہی تھی۔ تب اسی وقت رات میں ۱۰ بجے ۱۴۴۰۷ پر کال کر کے اس واقعے کی شکایت درج کروائی گئی، اور پولیس سے اجازت لیکر تمام مواد حذف کر کے اس اکاؤنٹ کو ڈیلیٹ کیا گیا۔ میری شہر کی بچیوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ برائے مہربانی وہ شوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے دور رہیں بلکہ موبائل سے دور رہنے میں ہی ان کی عافیت ہے۔ کیونکہ غیر قوم مسلم بچیوں کے لئے سامان تعیش لئے کھڑی ہے، تاکہ انہیں ورغلا کر ان میں دین سے بیزاری پیدا کی جائے اور وہ آسانی سے ان کا شکار کریں۔ میری تمام مسلم بچیوں سے ایک اور گذارش ہیں کہ اگر اس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑے تو سب سے پہلے اپنے والدین سے تذکرہ کر دیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے دوست بنیں اور اس طرح کے فتنوں سے نہ صرف روشناس کرائیں بلکہ ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرنے کی تلقین کریں۔ ہیکنگ کے معاملات سے نپٹنے کے لئے ۱۴۴۰۷ پر کال کر کے اپنی شکایت درج کرائیں۔

ایمان وعقیدہ کی حفاظت وقت کی اہم ضرورت: مولانا ندیم صدیقی

دینی تعلیم سے اپنے بچوں اور بچیوں کو واقف کرانا ہم سب کی ذمہ داری ہے: مفتی روشن شاہ

پربھنی: جمعیۃ علماء شہر وضلع پربھنی کی جانب سے 19 جنوری 2025 کو ڈاکٹر ذاکر حسین کالج دھار روڈ پربھنی میں عظیم الشان جلسہ تقسیم انعامات برائے قرآن کوئز وختم نبوت کوئز کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں علماء کرام نے اپنے ایمان افروز بیانات کے ذریعے دین کی اہمیت اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جلسے کی صدارت حضرت مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے کی۔ اپنے خطاب میں مولانا ندیم صدیقی صاحب نے فرمایا کہ ایمان وعقیدہ کی حفاظت آج کے دور میں ہر مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو اپنے ایمان کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے اور اپنے بچوں کو دین اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی زندگیوں میں ایمان کے ساتھ قدم رکھ سکیں۔ حضرت مولانا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دین کی تعلیمات کو اپنانا اور اس پر عمل کرنا ہی انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔ جلسے میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر و مہتمم دار العلوم سونوری، ضلع آکولہ) نے بھی خطاب کیا اور دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مفتی روشن شاہ صاحب نے کہا کہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں تاکہ وہ دین کی صحیح سمجھ حاصل کر سکیں اور اپنی زندگیوں میں صحیح راستے پر چل سکیں۔ مفتی صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ دین کی تعلیم انسان کی روحانیت اور اخلاق زندگی کے لیے ضروری ہے۔ جلسے میں قرآن کوئز اور ختم نبوت کوئز کے نتائج کا اعلان کیا گیا اور

کامیاب شرکاء کو انعامات سے نوازا گیا۔ قرآن کوئز کے گروپ الف میں درجہ اول میں سیدہ ہاجرہ تحسین سید عبداللہ صابر، درجہ دوم میں شفاء پروین شیخ محمود اور درجہ سوم میں سیدہ عفیفہ فاطمہ سید محمد نے کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح ختم نبوت کوئز کے گروپ میں درجہ اول میں ہاجرہ محمد عبدالرحیم، درجہ دوم میں فاطمہ محمد نثار اور درجہ سوم میں عبدالرزاق نے کامیابی حاصل کی۔ اس کے علاوہ، ہر گروپ میں دس دس شرکاء کو ترغیبی انعامات سے نوازا گیا تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ آئندہ بھی دین کے حوالے سے اپنی محنت کو جاری رکھیں۔ اس پروگرام کی نظامت صدر مدرس محمد نعمان اللہ مدنی نے بخوبی انجام دی۔ جلسے میں تقریباً 2000 سے زائد طلبہ وطالبات نے شرکت کی اور اس جلسے کے افتتاحی خطاب مولانا محمد صادق ندوی صاحب نے کیا۔ اس کے علاوہ، الحاج غلام محمد مٹو صاحب، مفتی محمد رضوان اشرفی، مفتی محمد جہانگیر مدنی، حافظ قاضی مہذب الدین صاحب، مفتی محمد کوثر آفاق قاسمی، اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ ناظم مفتی مولانا محمد صادق ندوی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع پربھنی) نے معہد العلوم الاسلامیہ کا تعارف پیش کیا۔ علماء کرام نے قرآن وسنت کی تعلیمات کی اہمیت اور معاشرتی اصلاح کی ضرورت پر زور دیا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ دین کی تعلیمات کو اپنانا اور اس پر عمل کرنا ہی ہماری فلاح کا ضامن ہے۔ یہ جلسہ پربھنی میں دینی تعلیمات کے فروغ اور ایمان کی حفاظت کے حوالے سے ایک سنگ میل ثابت ہوا اور لوگوں کو دین کی اہمیت سے آگاہ کرنے میں کامیاب رہا۔

گنگا ندی میں لوگوں سے بھری کشتی پلٹنے سے ۳/ہلاک، متعدد لاپتہ

اسماعیل عبداللہ قریشی ہائی اسکول میں یوم آئین تقریب کا شاندار انعقاد کیا گیا

۳/ اور ۴/ جنوری کو یوم آئین منایا گیا اس تقریب کا انعقاد اسکول کی معلمہ شاہدہ خان نے کیا اس پروگرام میں اردو ہندی میڈیم کے پانچویں سے لے کر نویں جماعت کے بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یوم آئین کے موقع پر طلبہ کے درمیان مضمون نویسی، پوسٹر میکنگ، ڈرائنگ کے مقابلوں کا انعقاد عمل میں آیا اور اسی کے ساتھ یوم آئین پر نظم آٹھویں جماعت کی عالیہ نے اپنی خوبصورت آواز میں سنایا، خوشی انصاری نے جوش وخروش کے ساتھ تقریر پیش کیں اسی کے ساتھ بچوں نے سلوگن اور ون منٹ ایکٹ پیش کیا ہندی اور اردو کے بچوں نے انیکتا میں ایکتا ڈرامہ پیش کیا اسکول کے صدر حیدر علی عباسی سر نے بچوں کو بھارت کے آئین کے مطابق تفصیل سے بتایا اور معلومات میں اضافہ کیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں سی ایل سر، عذرا مس، عابدہ مس اور پروین مس نے پروگرام و کامیاب بنایا۔

آیئے مالیگاؤں کے سہ روزہ ادبی تہوار کو مل جل کر منائیں

کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) کی محبان اردو سے مودبانہ اپیل

دو زبان و ادب کے حوالے حروف شہر مالیگاؤں میں 31 سے 02 فروری 2025 میان شہر کے اہم تعلیمی اداروں پرستی میں وائس آف اردو کے ہتمام "رشک بہاراں" کے سے اردو زبان کے سہ روزہ کا انعقاد اے ایم ٹی (مالیگاؤں ہائی اسکول اینڈ لج) اور اردو گھر میں کیا جا رہا رشک بہاراں میں اردو فکشن، صحافت اور جدید تعلیم سے متعلق مذاکروں کے مشاعرہ، شام غزل، بیت بازی اور الاؤ کے پروگرام شامل ہیں۔ رشک بہاراں کی افتتاحی تقریب 31 جنوری بروز جمعہ کی شام 4:30 بجے دی مالیگاؤں ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج (اے ایم ٹی کیمپس) کے وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوگی۔ اس کے بعد شام 6 بجے شہر کے 16 اردو ہائی اسکولوں کے مابین 'سیل سخن' کے نام سے بیت بازی کا مقابلہ منعقد کیا جائے گا۔ بیت بازی کے اس منفرد مقابلے کے فائنل راونڈ میں پہنچنے والی 4 ٹیموں کو بالترتیب 20 ہزار، 15 ہزار، 10 ہزار اور 5 ہزار کے نقد انعامات اور اسناد دیے جائیں گے۔ رشک بہاراں کے دوسرے دن یکم فروری سنیچر کے روز اردو گھر میں "جدید تعلیمی وسائل اور اردو میڈیم اسکولیں" اور "میڈیا کا بدلتا منظر نامہ اور اردو صحافت" جیسے موضوعات پر مذاکرات کا انعقاد ہوگا۔ ان دونوں مذاکروں میں ملک کے مختلف گوشوں سے تعلیمی وصحافتی شخصیات شرکت کر رہی ہیں۔ بعد ازاں شام 6 بجے اے ایم ٹی کیمپس میں شہر عزیز کے مشہور فنکار رمضان فیس کے اعزاز میں "شام غزل" منعقد ہوگی۔ جس میں رمضان فیس کی ترتیب دی گئی دھنوں پر متعدد ریالٹی شو کے فاتح اور جے پور گھرانے کے رحمان علی اور حیدر آباد سے آنے والی جیوتی شرما اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ شام غزل کے دوران "الاؤ" کے عنوان سے ایک منفرد نشست کا انعقاد کیا جائے گا جس میں فلم فیئر ایوارڈ یافتہ کہانی کار اور 'روشندان' اور 'لنگر خانہ' جیسے مقبول کتابوں کے مصنف جاوید صدیقی سے گفتگو کی جائے گی۔ انٹرویو کے طرز پر ہونے والی اس نشست میں جاوید صدیقی سے ان کی زندگی کے واقعات و تجربات کی بابت بات چیت ہوگی۔

اساتذہ طلبہ میں سائنسی تحقیق اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھائیں اور انہیں مستقبل کا سائنسداں بنانے میں اپنا کلیدی رول ادا کریں: پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی

ممبئی: (نعیم شیخ) آنچیتا مہاراشٹر کے زیر اہتمام انوویٹو ایجوکیٹر ورکشاپ، جو انجمن اسلام کے تعاون سے منعقد کیا گیا، اساتذہ کو طلبہ کو عالمی سطح کے سائنس فیئرز کے لیے تیار کرنے کا ایک شاندار موقع فراہم کیا۔ یہ ایک روزہ ورکشاپ دو سیشنز میں ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ تک انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول، ممبئی میں منعقد کیا گیا، جس میں ریاست بھر سے 260 اساتذہ نے جوش وخروش سے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت پدم شری ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی، صدر انجمن اسلام نے کی، جنہوں نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اردو میڈیم کے اساتذہ اور طلبہ کے کردار کی تعریف کی۔ اپنے ولولہ انگیز خطاب میں انہوں نے اٹل ٹنکرنگ لیبز کی اہمیت پر روشنی ڈالی، خاص طور پر نئی تعلیمی پالیسی (NEP) کے تناظر میں، اور اساتذہ پر زور دیا کہ وہ طلبہ میں سائنسی تحقیق اور تخلیقی سوچ کو پروان چڑھائیں، خصوصاً ابتدائی سطح پر۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انجمن کے اسکول قومی سطح کے سائنسی ایونٹ میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں، جن میں سلور میڈل بھی شامل ہے۔ ورکشاپ کی نمایاں خصوصیات ورکشاپ کی قیادت معروف سائنسی تعلیم کے ماہر عبداللہ جاوید نے کی، جنہوں نے دو تین گھنٹے کے سیشنز میں اساتذہ کو تحقیق پر مبنی پروجیکٹس کے لیے عملی رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے سائنس فیئرز اور نمائش کے فرق کو واضح کرتے ہوئے تحقیق پر مبنی تعلیم کے فوائد پر زور دیا اور بتایا کہ یہ طلبہ کے لیے طویل مدتی بنیادوں پر کس طرح فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ پریزنٹیشنز اور سوال و جواب کے ذریعے انہوں نے اساتذہ کی رہنمائی کی اور سائنسی سوچ اور تجزیاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے عملی طریقے پیش کیے۔ اساتذہ نے ورکشاپ کے مواد کو گہرائی اور افادیت کے لحاظ سے بے حد سراہا، اور آئندہ ایسی ورکشاپس کے لیے طویل دورانیے کی تجویز پیش کی تاکہ موضوعات کو مزید تفصیل سے

سمجھا جا سکے۔ انجمن اسلام: تعلیم میں روشنی کا مینار ورکشاپ کی کامیابی میں انجمن اسلام اور اس کی بصیرت افروز قیادت کا کردار نہایت اہم رہا۔ پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی (صدر انجمن اسلام گروپ آف اسکولز)، شمع تاراپوروالا، (ڈائریکٹر آف ایجوکیشن)، نے پروگرام کی ترتیب و تنظیم میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے ورکشاپ کے لیے تکنیکی مسائل کو حل کیا اور اٹل لیبز کو اس قابل بنایا کہ یہ شرکاء کے لیے مکمل طور پر فائدہ مند ثابت ہو۔ آنچیتا مہاراشٹر: تعلیمی جدت طرازی کے لیے کوشاں ورکشاپ نے آنچیتا مہاراشٹر کے تعلیمی جدت طرازی کے عزم کو اجاگر کیا۔ پہلے سیشن کا آغاز سید شریف، صدر آنچیتا مہاراشٹر، کے افتتاحی کلمات سے ہوا، جنہوں نے سائنس فیئرز کے مقاصد، طلبہ میں تحقیقی رجحان پیدا کرنے کی اہمیت اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے اساتذہ کے کلیدی کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے زور دیا کہ اس طرح کی ورکشاپس اساتذہ کو جدید تعلیم کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور طلبہ کو مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ تنویر انصاری، صدر آنچیتا پال گھر، نے بھی اس موقع پر اساتذہ کو تخلیقی سرگرمیوں اور سائنس فیئرز کے ذریعے طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر ترغیب دی۔ الیاس خان (صدر آنچیتا ممبئی زون) نعیم انصاری (سکریٹری آنچیتا پال گھر) اسلم شاہ (صدر آنچیتا ممبرا) کارواں پروین ٭ ڈاکٹر عائشہ آبشار انصاری نے پروگرام کی کامیابی کے لیے بھرپور محنت کی، خاص طور پر قلیل مدت میں اس کی ترتیب میں۔ اساتذہ کے لیے ایک روشن مستقبل کی تیاری ورکشاپ نے سائنس فیئرز کے ذریعے طلبہ کو مستقبل کے سائنسدان اور موجد بننے کے لیے تیار کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ تحقیق، مسئلہ حل کرنے اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے ذریعے، سائنس فیئرز نئی تعلیمی پالیسی کے جامع تعلیمی وژن کے مطابق ہیں۔ یہ اقدام دیگر تعلیمی اداروں کے لیے ایک نمونہ ثابت ہو سکتا ہے جو طلبہ میں سائنسی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ انوویٹو ایجوکیٹر ورکشاپ کی شاندار کامیابی اساتذہ اور منتظمین کی محنت و لگن کی عکاسی کرتی ہے۔ ایک شریک کے الفاظ میں: ایسی ورکشاپس وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ یہ ہمیں تحریک دیتی ہیں کہ ہم اپنے طلبہ کو ایک روشن مستقبل کے لیے تیار کریں۔ پروگرام کا اختتام شکریہ کی قرارداد کے ساتھ ہوا، جس میں تمام معاونین کی کاوشوں کا اعتراف کیا گیا۔ آنچیتا مہاراشٹر اور انجمن اسلام نے آئندہ بھی ایسے تعلیمی اقدامات کے انعقاد کا عزم ظاہر کیا، جو تعلیمی میدان میں انقلاب برپا کریں گے اور اگلی نسل کے لیے نئے امکانات پیدا کریں گے۔ بیٹ آفیسر الماس افروز کی گرانقدر خدمات آپ نے اس انوویٹو ایجوکیٹر ورکشاپ کے لئے کافی جدوجہد کیں۔ بی ایم سی کے اساتذہ کرام کو خصوصی طور پر شرکت کی استدعا کی اور بذات خود پہلے سیشن میں موجود تھیں اور آنچیتا عہدیداران سے بالمشافہ ملاقات کی اور پروگرام کی کامیابی پر مبارکباد دیں اور مستقبل میں ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔ آنچیتا ریاست متشکر ہے اور آپ کی جدوجہد کی سراہنا کرتے ہوئے معترف ہیں کہ آپ کی مخلصانہ التماس کی وجہ سے بی ایم سی و سیکنڈری اسکولوں کے اساتذہ نے شرکت کی۔